

5182



lines

50

your m

Handwritten signature in blue ink.

Handwritten signature in black ink.

دیوان غافل

مؤرخ خان غافل لکھنوی

---



十

EXE

۱۲۵

انوار

Handwritten Arabic script, likely a signature or title, written vertically from right to left.

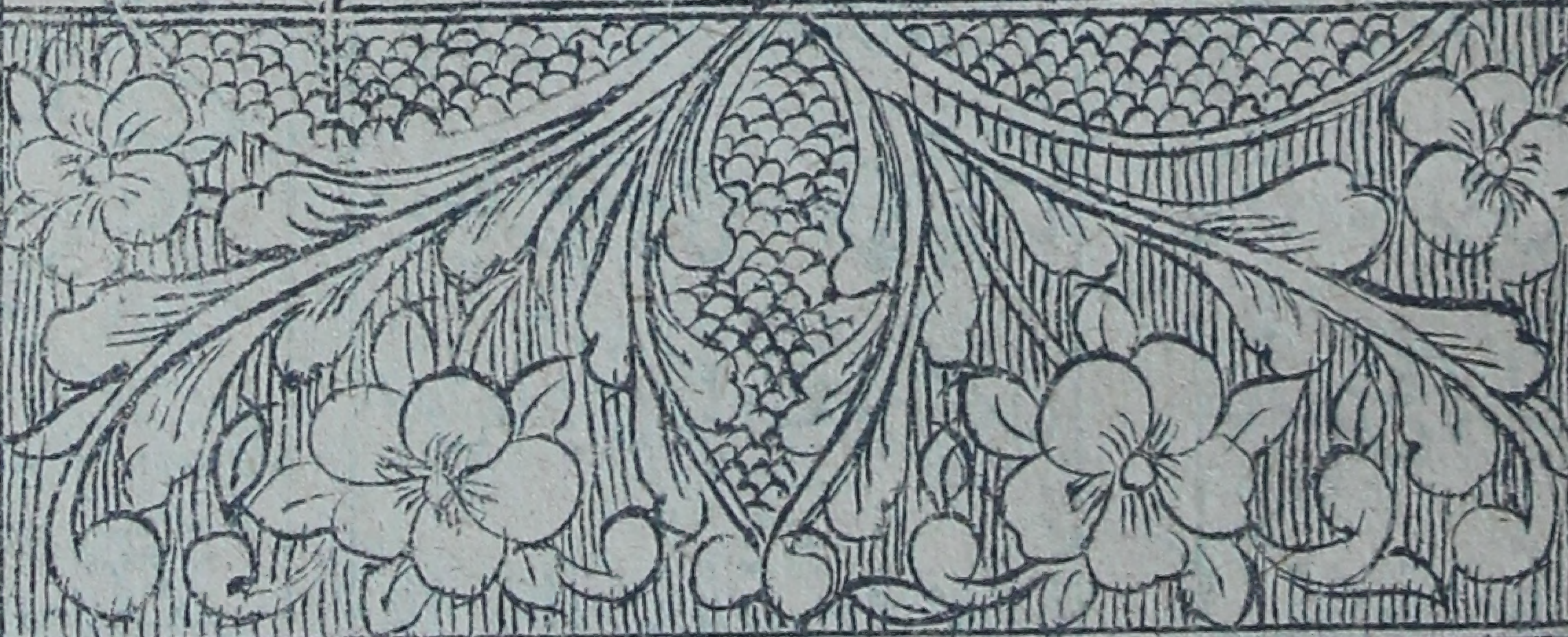


دوران منور خال خافق لکھنوی

ان نو تو فتنه خال لکھنوی کا فضل خلافت میں رہا ہے



دوران منور



مطبع میمنہ کی نوکشتہ کانیو پریس میں منقول جمال ہو

شیخ ظفر علی خان صاحب  
بانی دارالمنیر لکھنوی

SHORT BOOK

PRICE 2/8

KNOW



مادرانہ جم زسب زینت کمال  
 جلوه فرمایا چمن بستان  
 ہر گل متاب چمن بستان  
 کس کتاب سار بنیک بیاورکا  
 باستان چمن بستان  
 یار زبیر دروہ سے ہوا اس قدم نام  
 موم کی کٹی سے لک دینا ممکن نہ تھا  
 اس کے پڑ بھی ہے غافل صحت بیدار

Allama Iqbal Library  
 32660

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس کی رکھتے ہی بچا نام مریم کا نور کا سنگ میں مثل شرچہ پجا شعلہ نور کا کیونکہ دعویٰ کر سکے ہاں کوئی منصو کا آفتابِ مشرق بھی اک قرص ہی کا نور کا عاشقوں کا کام لیتا ہے کوئی مزدور کا کب اٹھا ارض سما سے بوجھائیں دو پانوں اٹھ سکتے نہیں رہے ارادہ دور کا	بسکہ تھا ہر دل غ سوزش پر تین نور کا دیکھے گر عالم وہ اس کے چہرہ پر نور کا وارنگشت شہادت ہر پرے ثبات حق میرے داغِ دلین سوزش سے جسکے سنا لائقِ خارا کنی فرما دے شیریں نہیں قابلِ بارامات تھا تو یہ آدم ہی تھا منزلِ مقصود تک پہنچیں گے کیونکہ ضعیف
---	--

دیوانِ غافل  
 ۲  
 دہلہ شائق سے مرزا فاک گو کا  
 پوری غصہ اشارہ میں کچھ نہیں  
 دارقہ بولچا راہین کچھ باری  
 جاکو کر گلی یہ راہین کچھ نہیں  
 اب کسے میں صف راہین کچھ نہیں  
 کیا کیا اٹھانے کے صف راہین کچھ نہیں  
 پورے ہر ایک کے صف راہین کچھ نہیں  
 رہا ہے ہر ایک کے صف راہین کچھ نہیں







[illegible]



[illegible]

وہو ان خانہ

غافل نہ جی یاد سے میں ایک دم ہوا  
 دل خستگان عشق کا روپا نہ ہوا  
 آنکھیں بوجھل ہو گئیں تو زخم ہوا  
 حال و سرائق تھیں ہمارا روم ہوا  
 اس خطا کا حرف نہ کوئی حرف ہوا  
 بلکلانہ دار غافل سے ہمارا روم ہوا  
 نہ وہ چہرہ دل سے ہمارا روم ہوا  
 واقف ہوئے ہیں غافل سے ہمارا روم ہوا  
 بارہ نسل پہنچے ہیں ہمارا روم ہوا  
 سب جہان کا چرخ ہمارا روم ہوا  
 زخم ہوا ہمارا روم ہوا

نہ زمین ہوتی ہر شق اور نہ فلک چھٹا ہے  
نالہ کرتا ہے تو غافل شبِ ہجران کیسا

در دشا جان مین کوئی محسوس ہوا  
گو سیرا تھ لکھنے کی بابت قلم ہوا  
انہیں سے ایک کی بھیجی آئی ہمیں خبر  
کیا کیا نہ کر شو کوئی مان گردن چھکین  
جب تک درست وضع نہ تھی ایک سنگ تھا  
گر غیر بھی ہوا تو مجھے اُکا غم ہوا  
تسیر نہ شوق نامہ نویسی کا کم ہوا  
جو قافلہ روانہ ملک عدم ہوا  
سید انہیں اسکا نیچہ جس دم علم ہوا  
ہمنے تراش تابت کبیں مہبت صنم ہوا

دافق ہوئے دیو نہ نہ سنج دم ہو  
 گار کر ہو ابھی تو تفسیر دم ہو  
 احواف زلف لکھ لکھ ہو  
 خالی کبھی نہ کیسہ ایں کر ہو  
 جانحد کو اسے مکان پیا کر ہو  
 دنیا سے بوسا فملک عدم ہو  
 مٹی میں ایک روز وینا فر ہو  
 جھکنا ہمت خالی ہو سر کہ ہو  
 مضمون







[illegible]

عفو  
 کہیں کہیں  
 بھید و بھید  
 چہرہ یار کو جو کبھی میرا  
 اُس سے روٹن نہ ہو  
 اُس کے مجاہدے وہی عاشق  
 نام پر یار کے شمع کا پروانہ  
 بیکل جو بیکل شمع کا پروانہ  
 کہے وہ اگر اس قدم فانی پر

دیوان غافل

ہمسے اسطورا دایم رہ کر نہ کرانہ ہوا  
 اشتیاق رخ و گیسو میں ترس دل میرا  
 سوانح لایا کیے ایسے بنا شائہ ہوا  
 کام آیا نہ ترس وقت کوئی ارمغانی  
 جگو بھگھا تھا میں اپنا دیباچہ ہوا  
 رات چہرے پر بودا طرہ ہوا  
 اک ذوق و لہجہ ہوا

[illegible]

مرگئے پر یان ہر حیوان سے بدتر آدمی  
 صبر زر کا ہے مال کار بار کی قلب  
 بوسہ لب کب شکر خور و کج وہ کھر دریغ  
 فیض صحبت تیرہ بختوں کو اثر کر نہیں

آشنا ہے بحر الفت جسے اے غافل بین ہم  
سونس کا اندیشہ ہے ہمو نہ ڈر گھڑیاں کا

<p>             گردن شمع کو خنجر پر پروانہ ہوا              لگ لیلے کو یہ ہم سنتے ہیں پروانہ ہوا              خط آزادی ہمیں تو خط پیمانہ ہوا              کاٹتی کم ہے وہ جس تیغ میں زندانہ ہوا              داخل سب سے چھوٹا بھی اگر دانہ ہوا              مارا کیسے سے رفوک جگر شانہ ہوا              وہی اسکا ہوا جو آپ سے بیگانہ ہوا         </p>	<p>             مجلس افروز جو شب چہرہ جانانہ ہوا              استخوان تن مجنون کین کھائے ہون              نشہ مرنے کیا سند و عالم سے رہا              چہیں ابرو میں نرگھ تو کہڑا عیب ہے یہ              فرق خوردی سوک آتا ہر نرگی میں مری              کس توقع پہ کرے خدمت محبوب کی              خلوت قدس میں جا ملتی ہے مجذوبوں کو         </p>
--	--



فریب میں غم ہے اور بھی غفلت نہ کی ہو  
 چہرہ کے قدموں کا پیرا تھا سایہ  
 وہ نہال چنی سرور سزاوار ہوا  
 ہمت از قودہ بھی فواید ہوا  
 بندہ میں تواریق است فضل انداز ہوا  
 ہونہ کی تری چمن سے اک سحر ہوا  
 جو گل نکلتا ترساں سادہ اعلیٰ ہوا  
 لگ اٹھی اگل گلستا میں آستانے

غیرت صحن گلستان مرا کا شانہ ہوا	یاد میں اس کف رنگیں کیہ خون و یامین
ریشک یا قوت جو شبنم کا ہرک انہ ہوا	کنے اٹارخ رنگیں جہن میں پڑا

قصہ درد مرا جسے سنا ہو غافل	کب پسند آئے بھلا اور کا افسانہ ہوا

آفت جان فقط یار کا انداز ہوا قوس ناز کی کیون باگ نہیں لیتے ہو کونسا وصل کا اسلو تجا میرے انکے کیون تجھ سے ہم آئینہ دل کو توڑیں نالہ کش جسکی جدائی میں دایں برسوں کھیل ہر بار کو ٹھوکر سے جلا نامرے جیسے آہنگ سنی سحر مرے نلے کی بے گل آتی ہر ایک مرے پیرا میں ہے پاس بھلاقی ہر یلی ترے دیوانے کو	جی کے دشمن میں سبھی غمزہ ہوا ناز ہوا خون سے گل رنگ تو میدان تک تار ہوا ان تبو کج تو مرا کام خدا ساز ہوا کب یہ شایان نگاہ غلط انداز ہوا ایک دم بھی نہ مرا آگے وہ دمساز ہوا محز کیا اسکا جو عیسیٰ سے یہ عجاز ہوا پھر نہ مرغ چینی زمزمہ پرداز ہوا وصل کی رات لپٹا ترا غماز ہوا قیس دل خستہ کا کس مزہ اعزاز ہوا
--	---

دیوانہ خانہ  
 برق صدف میں گل شکر آواز ہوا  
 کو سے جابان کا قصو جو میں تھام رہا  
 بند آنکھیں میں زوہد سے جابان ہوا  
 اپنے پلو میں گلے سے پیوستہ ہوا  
 عاشقوں میں تونہ سے کوئی متاثر ہوا  
 دے سکا ساتھ نہ دو کام ہوا  
 کہ عشق میں جیسے قدم کا قفل  
 کو قہر میں اب تو نظر سے غافل  
 غمہ جی کام سے اب تو نظر سے غافل  
 کو قہر میں اب تو نظر سے غافل

بیابان آگے جی پیرا میں  
 دل میں پیرا میں  
 بیابان آگے جی پیرا میں  
 دل میں پیرا میں  
 بیابان آگے جی پیرا میں  
 دل میں پیرا میں







کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے  
 کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے  
 کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے  
 کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے

ہر صبح جو گریبان کرتا ہوا چاک اپنا	کیا جانو گوش گل میں کبھی جاتی ہے صبا کیا
ناحق زبان شمع محفل کو کاٹتے ہیں	اس کم سخن نے کوئی بتلاؤ تو کہا کیا
ہنگام عرض مطلب آتا ہے یاد آسکا	تکرار سے یہ کتنا بھر کیسے تو کہا کیا

در پردہ گر نہیں ہے شوق نظارہ تملو	
چھپ چھپ کے ہر وہ نافل چمن سے جھانکتا کیا	

اگر خط میں تم صف کیسے کوتاہان ہوتا	اغلب کہ میرا خامہ مارو زبان ہوتا
گلشن میں وہ خوش قامت گر جلوہ گاہ ہوتا	جیون سا یہ دے پاؤں شمشاد رواں ہوتا
صحرا میں وہ گرمیری زنجیر کا غل سنتا	یسا کی طرح مجھوں پر دھین نہان ہوتا
گرفیض نکلتا میں وقت میں تو کیا کرتا	روتا تو لہو بہتا جلتا تو دھواں ہوتا
ہے سدرہ وشت زنجیر فری ورنہ	زندہان میں نہ تو میں کیا جانے کہاں ہوتا
نظارہ خوبان کی تو بھی ہو س جاتی	علقہ مری آنکھوں کا اگر آئینہ دان ہوتا
تکلیف کے ترے ایوب ظاہر ہو کہ تم سے	کرتا نہ کبھی باتیں گو تیرے دمان ہوتا
ہم خانہ خرابو کو جو رہنے کی جا دیتا	اُسکے لیے جنت میں تعمیر مکان ہوتا

کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے  
 کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے  
 کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے  
 کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے

دیوان حافظ  
 ۱۰  
 سلام ہے دمان سے تو آجا جواب کا  
 کیم کہ پہنچے رو سے تیری کی کہ  
 ہم کیم کہ پہنچے رو سے تیری کی کہ  
 ہم کیم کہ پہنچے رو سے تیری کی کہ

کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے  
 کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے  
 کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے  
 کون کون سے کلام ہیں جن کا یہ شعر ہے



[illegible]











کئی بھان کمان لاس لکھ  
 کوری سا بول لکھ  
 کئی بھان کمان لکھ  
 کوری سا بول لکھ  
 کئی بھان کمان لکھ  
 کوری سا بول لکھ  
 کئی بھان کمان لکھ  
 کوری سا بول لکھ

آدمی کو خفت میں جتنے ہیں گویا حیرت کی جاہی خطا خسار ماہریان رخ مدد غرق ہی سب کو دو نہ جھست کیا غیر نے کہا وہ جو اپنے نہ مانا مستون کے سر پہ سایہ کرتا نہ اہرت ہم مفلسوں کو ہرگز در چور کا نہیں ہے مڑگان سے بھی گرے پرانوں ہا مقرر	ہر ایک اصل ان کی مصری ہو یا کہ شیرا گلہاے یاسمین میں پیدا ہوا ہے زیر بو میں نکھت اسجا پیدا جہان ہو میرا اک عرض میری صلا ہوتی نہیں پذیرا ناصح جو بادہ نوشی ہوتی گنہ کبیرا کیا یان پڑا ہی لگا جسکو اٹھائی گیرا دڑ بجھ تھا آگے اور اب بنایہ میرا
---	---

کیا اس نسبت کی دیکھو  
 کئی بھان کمان لکھ  
 کوری سا بول لکھ  
 کئی بھان کمان لکھ  
 کوری سا بول لکھ  
 کئی بھان کمان لکھ  
 کوری سا بول لکھ  
 کئی بھان کمان لکھ  
 کوری سا بول لکھ

دیوان خاقل  
 ۱۴

باشاعران پیشین خاقل مرا چہ کار است خوش کردہ ایم طر ز اشعار مصحفی را
--

کسی صفات ترے نادم ہوا ہی میرا گلشن میں دیکھتے دانتوں کو اچھل تر یاد تھا ناخن شمشیر ہی ہے جی کی پنے میں جہاں جا لے لی ہر زمین ہمنے	جو پردہ زمین میں جا کر چھپا ہے میرا شبنم کی طرح پانی ہو کر بہا ہے میرا ماتھوں سے تیرے مجھ کو کھانا پڑا ہی میرا خوش طامعی سے کنکر تھیرنا ہی میرا
--	--

علی باقوت کیے غنہ شاد رہا  
 نخل قوا میں جو نہیں ہوتا اس سے  
 نخل قوا میں جو نہیں ہوتا اس سے  
 نخل قوا میں جو نہیں ہوتا اس سے  
 نخل قوا میں جو نہیں ہوتا اس سے  
 نخل قوا میں جو نہیں ہوتا اس سے  
 نخل قوا میں جو نہیں ہوتا اس سے  
 نخل قوا میں جو نہیں ہوتا اس سے

کئی بھان کمان لکھ  
 کوری سا بول لکھ  
 کئی بھان کمان لکھ  
 کوری سا بول لکھ  
 کئی بھان کمان لکھ  
 کوری سا بول لکھ  
 کئی بھان کمان لکھ  
 کوری سا بول لکھ











و نش خون یہ ہے کہ بار بار آئے  
م لاکھ بار آئے کہ میل کی  
خون کو ہم یہ بھی کہ میل کی  
یسا وہ اگر زناقتہ لیے ہیں اٹ  
ایسا وہ اگر طوفان اٹک گیا  
پھیلاؤ دیکھ کر ہے چون بھٹ گیا  
گوہر کی طرح شرم کر گئے ہی مرا  
و نش خون یہ ہے کہ بار بار آئے

دیوان غنائی

ابھی برنگ غم گریاں چھٹ گئی  
نالا گاہ ذکر ڈوکیا میں سنا بنی رہیں  
میرسا گلے سے دور سے خون پڑ گیا  
برسون خیال یار رہا کچھ کچھ  
الکھم مراد واد طرف دھیان بر رہی  
عاف زبکہ تجھ میں نہ کچھ  
الشا ومان

خط



[illegible]



این مکتوب از طرف  
 حضرت امیر کبیر  
 علیه السلام  
 به طرف  
 حضرت علی  
 علیه السلام  
 نوشته شده است



ہرگز نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح

بارے آئینے نے بھی اتنا جگر پید کیا منہ چھپا یا اسنے جب نور نظر پید کیا گم ہوئی طاقت اگر زاد سفر پید کیا دل لگا یا تجھے کیا اک دروہر پید کیا کیوں نہال رز کو بے ثمر پید کیا قطرہ ناپاک سے ایسا گریہ پید کیا سوز دل تو نے جو اے شمع محراب پید کیا حوصلہ تو نے بھی یہ اے ابر تر پید کیا اگر اثر پید کیا تو یہ اثر پید کیا	سامنا کرنے لگا تیغ نگاہ ہار کا جسے کچھ پروا نہ تھا جب تک بنیاتی نہ تھی دے قسمت کہ یہ مقصود تک پہنچے نہ ہم صندلی رنگ تری آخر لائے جان ہوئی جیسے آتا ہر چمن بند قضا سے پوچھے آدمی ہے اک نمونہ قدرت اللہ کا عاصی کا لطف پیری میں ہیں کیا فائدہ میری کشت خشک پر ہے قطرہ فشانے کا قصد بنکے بجلی میں لہ لہ عاقبت مجھ پر گرا
--	---

وصل کی شب ہو شگافی میری غافل دیکھنا ڈھونڈ کر باون میں وہ موے مکر پید کیا	تب صفت لعل لبتا ترے کچھ بیان ہوا افسانہ خلق میں ہر ارازنہاں ہوا
جب برگ گل زبان ہوئی غنچہ دہان ہوا آتوہیا جو منہ پہ عرق کما گمان ہوا	

ہرگز نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح

ہرگز نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح

ہرگز نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح

ہرگز نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح  
 کھل کر نہ تیرا گل سے عذیب ہوں کہ افکار کی طرح



لب یه هر اسر بنی بد کمال  
 غنی از کین رحمت به صفت اول  
 خون منی سے جو کتا طرب بین  
 مرید دوانه سبیل است قدردان  
 حق این نظرات با عالم بود  
 باب و مان جان لطف آیین  
 دل جویا بوالسلف آیین  
 زات دن ایستادم حلقه خیر آیین  
 زلف دل پی همای در قضا را ده  
 زیر الوده و بیگان این آیین



بلک تون چہ ریجھو دنداب درتہ اب  
نظارہ کنی سب کچھ بیاں عجب درتہ اب  
مردار نہوں کر م بار پیم درتہ اب  
کیا جو فوج کو آواز نہ تے غافل  
کار کار کیا بود و می کردی غافل  
ایں سب مار جنت کی دو خوب  
تم شش اوصاف خودہ الماس بللیا

<p>             غم ہجران نے مجھے مار رکھا آخر کار              رکھ دیا میں نے گلا آپ ہی خنجر کے تلے              واہ سے شوق شہادت کہ دم آخر بھی              بات میں ہم نے شرابی کی نیا پلٹ         </p>	<p>             ایک مدت سے یہ دشمن مری تدبیر میں تھا              ورنہ جلا دکو تو شک مری تقصیر میں تھا              دھیان بسمل کا تری برش شمشیر میں تھا              جیسا کنت کا مزا یا ر کی تقریر میں تھا         </p>
--	---

جستجو کس گل ترکی تھی مجھے اے نامل

مین جو آوارہ ہر اک گلشن کشمیر میں تھا

ہر عضو بدن ایک سے ہر ایک ترا خوب  
 قاصد کے بدن پر الف تخم لگے ہیں  
 آگاہ نہیں ہے کوئی احوال سے پیکر  
 بن بن کے دہن حلقہ کیسے مسلسل  
 اثر ہوا جو شعر کہا زلف کا تیری  
 مدون کیا تیری ہی گلی میں آئے آخر  
 دو چار ہی شب ماہ تو رہتا ہے نہفتہ  
 سینے کی صفائی سے ہر چہرے صفا خوب  
 خط کا مرے لکھا یہ جواب پی کا خوب  
 جو مجھ پہ گزرتی ہے وہ جانی ہر خدا خوب  
 لوٹے ہر ترے پوسٹہ عارض کا عرا خوب  
 باندھا کوئی مضمون خاک کا تو بندھا خوب  
 پانی تری عاشق نے پس گ بھی جا خوب  
 بدت ہوئی دیکھا نہیں وہ ماہ چھیا خوب

شباب جو پوچھا میں یا ران عشق گشتہ کا  
 رگھے گھر کو سیمندر بھی دریا  
 صدف کے ننھے سے بیکلا عواث رتہ آب  
 دین کی تیرے صفاد بھی رتہ آب  
 وہ پانی پانی جو دریاں آب و تاب  
 وہ کیر کھجور کی میوے دریاں آب  
 وہ آواز آواز کی گونج دریاں آب  
 وہ شیشہ زبدہ کی گونج دریاں آب  
 شان مردم کی گونج دریاں آب  
 زمین کی گونج دریاں آب  
 وہ گونج گونج دریاں آب  
 وہ گونج گونج دریاں آب

دیوان غافل

۲۲

ن غافل

بوسے رہتی ہے چشم پر آب رورور  
نہ کیونکہ بوسے سے بھڑک رہی ہے  
دھوان ہو جبرین ہے، یہی ہے آب  
کوئی تو جلیں کے پوا ہو کر رہی  
عزیز کرتا ہے جس گراں کو ہر کوئی  
میں رہی داب رہی ہے

عزت کر تا ہے  
 رکھے اگر کہیں رہی داری  
 تیار جو چاہا میں یاران غرق  
 صدف کے نیچے یہ کلا جواب  
 بدین کنی



گر تیرا دل نہ ہو تو میرا دل نہ ہو  
 اگر تیرا دل نہ ہو تو میرا دل نہ ہو  
 اگر تیرا دل نہ ہو تو میرا دل نہ ہو  
 اگر تیرا دل نہ ہو تو میرا دل نہ ہو

غل نہ کر یاں کون ہر فریاد میں  
 کاروان گل سفر شاید چیں گریک  
 چل دکھا لائیں کسی کا عارض نگین مجھے  
 چھپے دل کھو لکھ دو دن تو کرے باغ میں  
 نالہ آتش فشاں کی میری مت تقلید کر  
 دزدی گل پر کر باندھی ہر باد صبح  
 ایک گل بھی آج تک پہونچا نہ تیری اد کو  
 ہم تو یان اچھے ہیں ام الفت صبا میں  
 راز دل تو ہم سے اپنا کس لیے کتنی نہیں  
 یار ہو کنبہ چمن ہو بادہ ہو مہتاب ہو

گوش گل کے پر دھپٹ جائیگے لبرای عید  
 آج جو نالان ہر تو شل جرسا عید  
 گل کی صورت کو گئی ہر تو ترس عید  
 عاقبت تو ہو گی اور کنبہ قفسا عید  
 ہر تیانے میں ہے ہر خار خوش عید  
 چاہیے گلشن میں اب کو عس عید  
 بہتر اس نالے سے جو ضبط انفسا عید  
 لوٹ تو گل کے مزے ابی ہر عید  
 گل سوا اب ن ہر یاں پیش پس عید  
 تب کہیں نکلمے مری دل کی ہوں عید

چادر گل قبر پر رکھی پڑھا نابعد مرگ  
 تجھے رکھتا ہے یہ غافل مہمرا عید

نالہ محزون ہو کس کا ہم نوا ہے عذیب  
 گوش دل سے گل جو سنتا ہر صد عذیب

گر تیرا دل نہ ہو تو میرا دل نہ ہو  
 اگر تیرا دل نہ ہو تو میرا دل نہ ہو  
 اگر تیرا دل نہ ہو تو میرا دل نہ ہو  
 اگر تیرا دل نہ ہو تو میرا دل نہ ہو

۲۳  
 دیوان خاص

بندہ ایسا ہی ہوں میں ایسا ہی ہوں  
 کمر بنی ہو زردیوں ہی کو کتاب دین  
 ہر روز لکھا ہے سر گل زریا عذیب  
 بیخ نشانی ہے وقتاں عذیب  
 پڑ فون میں دن کی دھواں عذیب  
 کون اس قفس میں ہوں گویا عذیب  
 جس وار نام تو تیرا عذیب  
 عذیب عذیب عذیب عذیب عذیب

عذیب عذیب عذیب عذیب عذیب  
 عذیب عذیب عذیب عذیب عذیب  
 عذیب عذیب عذیب عذیب عذیب  
 عذیب عذیب عذیب عذیب عذیب



۵۷



[illegible]



کون کھو لگتا ترے بند قبا میرے بعد  
 خون رز لایا لگتا اسے رنگ خمیرے بعد  
 مجھ کو کیا پھر جو کوئی بھول کھلا میرے بعد  
 پہلے میں آتا ہوں در باد صبا میرے بعد  
 یعنی مقبول ہوتی میری عامیرے بعد  
 ناتھ میں پھر کبھی خیر نہ لیا میرے بعد  
 کیا صیاد نے اک اک کو رہا میرے بعد  
 ہوا کوئی گرفتار بلا میرے بعد  
 جھساٹنے کا نہیں اہل قبا میرے بعد  
 پھر گئی ایسی زمانے کی ہو میرے بعد  
 ذکر محفل میں جو کچھ میرا ہو میرے بعد  
 دیکھے اب کسے لاتی ہو قضا میرے بعد  
 بھول کر بھی نہ مجھے یاد کیا میرے بعد

چاک اسی غم سے گریبان کیا ہی ہیں  
 اب تو ہنس نہیں لگتا ہر دھنھنی  
 میں تو گلزار سے دلنک چلا پھر رش  
 وہ ہوا خواہ چمن بون کہ چمن میں صبح  
 جسکے مرنے کی خبر یا مرے گھر آیا  
 فزع کر کے تجھے نادم یہ ہو وہ قاتل  
 میری ہی زمر نہ بنی سے چمن تھا آباد  
 آگیا چمن اس لعل کا کین نادان  
 قتل تو کرتے ہو پر خوب ہی چھتا ہے  
 برگ گل لانی صبا قبر پر میرے نسیم  
 گر پڑتے آنکھ سے اوجھیں کیا کالہ نسو  
 تہ شمشیر ہی سوچ ہو قتل میں مجھے  
 شرطیاری ہی ہوتی ہو کہ تو نے قاتل

کون کھو لگتا ترے بند قبا میرے بعد  
 خون رز لایا لگتا اسے رنگ خمیرے بعد  
 مجھ کو کیا پھر جو کوئی بھول کھلا میرے بعد  
 پہلے میں آتا ہوں در باد صبا میرے بعد  
 یعنی مقبول ہوتی میری عامیرے بعد  
 ناتھ میں پھر کبھی خیر نہ لیا میرے بعد  
 کیا صیاد نے اک اک کو رہا میرے بعد  
 ہوا کوئی گرفتار بلا میرے بعد  
 جھساٹنے کا نہیں اہل قبا میرے بعد  
 پھر گئی ایسی زمانے کی ہو میرے بعد  
 ذکر محفل میں جو کچھ میرا ہو میرے بعد  
 دیکھے اب کسے لاتی ہو قضا میرے بعد  
 بھول کر بھی نہ مجھے یاد کیا میرے بعد

دیوان خاں خاں

میری ہی زمر نہ بنی سے چمن تھا آباد  
 آگیا چمن اس لعل کا کین نادان  
 قتل تو کرتے ہو پر خوب ہی چھتا ہے  
 برگ گل لانی صبا قبر پر میرے نسیم  
 گر پڑتے آنکھ سے اوجھیں کیا کالہ نسو  
 تہ شمشیر ہی سوچ ہو قتل میں مجھے  
 شرطیاری ہی ہوتی ہو کہ تو نے قاتل

کون کھو لگتا ترے بند قبا میرے بعد  
 خون رز لایا لگتا اسے رنگ خمیرے بعد  
 مجھ کو کیا پھر جو کوئی بھول کھلا میرے بعد  
 پہلے میں آتا ہوں در باد صبا میرے بعد  
 یعنی مقبول ہوتی میری عامیرے بعد  
 ناتھ میں پھر کبھی خیر نہ لیا میرے بعد  
 کیا صیاد نے اک اک کو رہا میرے بعد  
 ہوا کوئی گرفتار بلا میرے بعد  
 جھساٹنے کا نہیں اہل قبا میرے بعد  
 پھر گئی ایسی زمانے کی ہو میرے بعد  
 ذکر محفل میں جو کچھ میرا ہو میرے بعد  
 دیکھے اب کسے لاتی ہو قضا میرے بعد  
 بھول کر بھی نہ مجھے یاد کیا میرے بعد



مرتبہ مشرق کا ملک  
فار کی جاز میں  
مر سے کرتا یونین  
خندہ زن ہونے میں  
کے کے میں  
ملنے میں  
ہے یقین

دیوان غافل

26

کیا کون مین کاٹ شمشیر گاہ یار کا  
صاف ای غافل گذر جا تا ہی چون صابن میں بار

<p>خطاشکیں یہ نہیں ہرعارضہ لدارپر          حملہ یوں کرتی ہے غفلت مردم ہشیارپر          مرگیا ہوں ایک گل کی سرخی خسارپر</p>	<p>رہ گیا ہے جل کے سبزہ نش خسارپر          جسطرح ہوئے ہجوم خواب شب بیدارپر          غسل میت مجھ کو دینا تختہ گلزارپر</p>
--	--

عکس رخ نیز آید اگر موی نون کا مار پر  
 جعد دو دو دل کی ایندھنی کی چھ جانی نہ قد  
 پھینکنا بھی یہ کتہہ سونامی کا مار پر  
 کشی اگر دین بدو باج کا مار پر  
 پیاسا کی اس پیاسا کی جان غریب  
 کو روک دینا کی بوی بوی کا مار پر  
 اس سے کہی ہو کہی کا مار پر  
 ان فانی کا اس کی جان غریب  
 دیکھا کی بوی بوی کا مار پر  
 نیا بوی بوی کا مار پر



# دیوان خاقل

۲۸

جیسے جھلکے و صدف سے گھر تر بار  
گر نہیں آئیں بجھے جاتے پیدن پتی  
میرے سینے سے اچھلے اور نہ خط بار  
میرے سینے سے اچھلے اور نہ خط بار  
تغیر کی بجائے تو کبھی تو کبھی  
گوارے بھی بابتیں ہو کر آئیں

خاکہ بارش کی گھر سے پھلے  
پت پت کر کے بجائے تیرے  
تیرے سلام سے سینے کی گھر سے  
تیرے فغان سے سینے کی گھر سے

خال غبر فام جو پشت لب دلدار پر  
کیون ہوون کو تاتو سو بوسے کی تکرار پر  
دارے گل کو اگر تیرے گل خیار پر  
مائل حسن کو ہوں بسکہ باغ دہریں  
برق ہی نالان تھی اک ماتم فرما دین  
یاد آیا میکہ جب کچھ طاقت پروار تھی  
ایک بھی دیکھانہ ہمنے مرد کا مٹھی  
میرے خون گرم میں تاثیر شیراب کی  
صوت فریاد چھ جاتی ہے آنکھوں کے تلے  
ایک قطرہ گر عرق کا اسکو چہرے سے گرا  
آمد آمد سنے تیری اویسے نے مان  
خامہ نقاش میں ہوتا جو رنگ اتحاد  
درد مند عشق کو بالین سے ہٹاؤ شورش

صبر کی ہے یا کہ یہ درج و شہوار پر  
کیا رماقتے میں نبوت آنی جب تلوار پر  
کچھے نرگس کو صدقے نرگس بیمار پر  
گل کے اوپر جا پڑے گراٹھ ڈالون خاقل  
ابر بھی آٹھ آٹھ آنسو دگیا کسا پر  
پچھے کرتے تھے ہم بھی باغ کی دیوار پر  
گرتے ہیں گاہک ہزاروں جنس حسن با پر  
چھائے پڑ جائینگے لاکھوں یار کی تلوار پر  
چشمہ شیرین نظر آتا ہے جس کسا پر  
لاکھوں پانی کے گھڑے پڑ جائینگے گلزار پر  
رنگ رفته آگیا پھر حیرہ بیمار پر  
کھینچتا تصویر بلب باغ کی دیوار پر  
بات چلا کر نہیں کرتے سر بیمار پر

پت پت کر کے بجائے تیرے  
تیرے سلام سے سینے کی گھر سے  
تیرے فغان سے سینے کی گھر سے  
تیرے فغان سے سینے کی گھر سے



نہ پر ہی صورت غنیمت کی صحرائی تار تار  
 نہ پر ہی صورت غنیمت کی صحرائی تار تار  
 نہ پر ہی صورت غنیمت کی صحرائی تار تار  
 نہ پر ہی صورت غنیمت کی صحرائی تار تار

مرد صحرائی کو بھی شہر خوش آتا ہو کہیں	نہ رہے گھر میں پلا ہو جو کبوتر باہر
قدم اٹھتا نہیں جو اسے دل یوانہ ترا	کس پر مرنے یہ عرفے سے کیا سر باہر
جو تو نگر ہو اسے قید مکان لازم ہے	مرد درویش میں ہر ایک میں گھر باہر

موج زن ایسا ہے دریا سے محبت غافل	
جسکے گرد آب سے نکلے نہ شناور باہر	

پڑا ہو عکس کس سہمیں بدن کا صحن گلشن پر	بہار برگ داودی نظراتی ہے سوسن پر
عبث بیٹھی ہے بیل چو لکڑیاں شمشیر پر	گریبان گل نے پھاڑا ہری فیاضیوں پر
کسا زین آج کس کس کا رنگ ہے تو سن پر	گریبان کو ہر حکم حلقہ فتراک گردن پر
ترج جانے سے یہ حد نہ ہو گھٹا گلشن پر	گلے رکھ رکھ دیے غنچے تیغ برگ سوسن پر
یہ کیسے سبزہ خطانے جلا کر محکومار تھا	جو سبزہ جل باہر شل شمع سبزہ فن پر
نہ پوچھو کچھ ہمارے زرعہ لہنتے حاصل کی	نیچے گر برق سے تو قبضہ حاکم بوخرمن پر
خدا کی واسطے قاتل نہ دھو خون تھیلانکو	بھلی لگتی ہے سرخی تیری تیغ سبائیں پر
غلش مڑ گانکی یاد آتی ہو کیا ناگو لگانہ میں	جو خون ہم کا قطرہ ہر قصاں لعل سوزن پر

میں اس میں سے دو تار تار  
 کہ شکر کو کین تھانوں میں  
 جلا کر کر دیا تھا فاس گری میری دین  
 جلا کر کر دیا تھا فاس گری میری دین  
 جلا کر کر دیا تھا فاس گری میری دین  
 جلا کر کر دیا تھا فاس گری میری دین

کفن بھی کرے میرا نہ خون دار و سوزن پر  
 وہ خون زخمی تو غنیمت تو غنیمت تو غنیمت  
 گان جادہ طعنا ہے جسکا مار دہشت میں  
 عبث بیٹھا ہوتا ہے بان عمارت سوزن پر  
 کہ خادمہ رقیہ قتل کا بویہ جادہ مدفن پر  
 بلیا کا رشتہ ہے سرخان سے وادوں کا  
 ابھی بن گئی ہے کتب کو اور بھی لے دیوں کا  
 مہر فاس میں کتب کو اور بھی لے دیوں کا  
 مہر فاس میں کتب کو اور بھی لے دیوں کا  
 مہر فاس میں کتب کو اور بھی لے دیوں کا

نہ پر ہی صورت غنیمت کی صحرائی تار تار  
 نہ پر ہی صورت غنیمت کی صحرائی تار تار  
 نہ پر ہی صورت غنیمت کی صحرائی تار تار  
 نہ پر ہی صورت غنیمت کی صحرائی تار تار



[illegible]







جگہ فریج خزان گلشن میں صبح کی پہلی  
 پارہ الماس سے پردا فونکواں شکشمت  
 آئے گلشن میں چمن میں یوسف گل پرین  
 کونسا دل پر نہیں ہے حسین نگار رزق  
 دیدہ خونبار گر تعلیم گریہ دی اسے  
 آب رنگ گل ہمار گریہ خویش ہے  
 باغ عالم کو کبھی اک رنگ پر پائین  
 ترک جان سقد حاصل ہوئی انکو خوشی  
 موسم گل ہے چمن سے نکال دی باغبان  
 جان بلب نے اگر دی بھی تو زرخیز گل  
 فصل گل آنے تو دی ابکی چمن میں اے صبا  
 گر غبار خط سے نکلے عارض رنگین ترا  
 کونسا گل اس چمن میں ہے جو ای بلبلین

دور کردن کجاست  
کی بداند کی صحت یابد  
آدم چه عین عیون نه عقل نه فطن  
یکم چون بهمن دل به جلا فرست  
صفت یہ جان حزن با طعنه خالی خوش  
سوار حشر را بیدار ابراک سوت که

دیوان خاقل

۴۴

۳۰  
اور مجھے خوابِ لوح سے بیدار کیا ہے  
آہ اوارہ کلپ سے رستہ نہ ملے میں  
اور فطر بھی اس کے بیخ آتشین پہ خط  
یوسف و دیکھو اس کا اچھین پہ خط  
کھینچے دین غلامی کا اچھین پہ خط  
اس کے دھوکے اچھین پہ خط  
ماستخوان کے پائین میں پہ خط  
اس کے پھینک پائین میں پہ خط

[illegible]



دست سانی باین منون یک عالمی  
 بسبب فضل جنان من چکر ای تین  
 سنا خفته است به جلبدی که انیس  
 ای ملک عدم که ازاده یک عالمی  
 ساقی تهری در بیت تکران این دانه

اثر



آتش رخسار جان شعله در جیبے ہوئی	زلف تبکون میں باہر ایک شام شمع
کچھ نہ نیت نہیں در نہ پر پروانہ کو	اپنی زلف دو چرخان کا تابی شام شمع
جلکے مر جائیگا پروانہ اگر آتش کس بج	کون اٹھائے گا ترے پیراز شام شمع
حال عاشق کی خبر ہوتی نہیں معشوق کو	محرم راز اپنا پروانہ ہو اور سب کا شمع
روشنی اک سب تو کرتے مرقد تجھون پر ہم	گر بجھا دیتی نہ باد صبر ویرانہ شمع
دستگیری کر کسی پروانہ فتادہ کی	حق تعالیٰ نے دیے ہیں تجھ کو شام شمع
پیلے تو جلتی ہو پروانے سے ہر اک نرم میں	مجلو بجاتی ہو تیری ہمت دانہ شمع
خاشی میں کب لٹکی شب طوق فراق	اپنا کچھ قصہ کہے میرے افسانہ شمع
اٹھ گئے محفل سے سب حیران ہو یہ تکی	کسی حدت کچھ کھڑے اسے راہ خانہ شمع
جسپہ میں تابوں بھی مجھ پہ تباہ و فدا	ہر عجب بھرتی ہو یاں گرد و سر پرانہ شمع
تو وہ ہوا اٹھا اگر محفل سے گھر جان لگے	تا تھ دامن کی طرف دور آگستا خانہ شمع

ہو وہ پاسے لنگ سے معذور در نہ نرم سے  
چند گام آتی اسے لینے کو شام شمع

کیون شام شمع کو جلا تا نرم سلطان میں جی  
دست بخون میں جو کی شام شمع میں جی  
عول حوائی دکھائے میں شام شمع میں جی  
برق اندازی اگر یہ بیان میں جی  
جل چکا تو قابہ اگر یہ بیان میں جی  
پیر کا حق مرادان عذاب میں جی  
حسن بدست ہو تھاروشن چاکہ میں جی  
رہو پینا تو کچھ حال درون اسے نظر

دیوان خاقل  
۳۴

دیدہ روشن و قمر جم انبان میں جی  
یاد کار سنیہ پرانے سے جی  
یاد کار سنیہ پرانے سے جی  
رگیا واک ہی سو جی جی جی  
کھینچا ہوں جب میں آہ و سو جی  
نالہ کرنا ہوں تو جی جی جی  
وقت گزرتا ہے کسی سوزن جی  
برق کار تباہی کی جی جی جی  
بست رنگین سے جی جی جی

چند گام آتی اسے لینے کو شام شمع  
چند گام آتی اسے لینے کو شام شمع  
چند گام آتی اسے لینے کو شام شمع



روشنی کیا چاہیے ہم تیرہ روز کو تپنگ  
 سینہ وساعد کی تیری اللہ اللہ ری ضیا  
 کار روشن کے رہا ہر گریہ بلبل عشق  
 کیا مداد اوہ کرے سوز دل پروانہ کا  
 غم میں پروانے کو رو یا شب ہماری قبر پر  
 گور سے بھی تیرگی از بسکہ تھی تمہیں من  
 گور ہو کوئی تو ہم مجبور ہیں در نہ بیان  
 سوز کم ہوتا نہیں سیرت محرو کا  
 حال چہ یہ ہم سیرت شب اسکا دل جلا  
 ٹھنڈی ساسون ہماری محض مشوق میں  
 گرم رقاری جو کی ناکے و شبکو نبین  
 رو سے روشن کا ترے مجھ کو نہتا گر خال  
 جیسے جی غافل فروغ جاہ ہر بعد از فنا

واسطے تیری جلاؤ میں بستان میں چراغ  
 آستین میں شمع روشن ہر گریہ بانہیں چراغ  
 کیونچو دیکھ کر میں دشمن گستاخیں چراغ  
 اس قدر رکھتا نہیں بخل رہا نہیں چراغ  
 دیکھ گشت تاسف اکو دند نہیں چراغ  
 ہمنے گھبرا کر جلائے روز بھر نہیں چراغ  
 معنی روشن ہے ہر بیت یوان میں چراغ  
 تاکجا کا فوریلے جسم سوزان میں چراغ  
 صبح تک ہستار مارا نیاز نہ نہیں چراغ  
 پیر پروانہ نہان بکھتا ہر دامن میں چراغ  
 بنگیا ہر نقش پا اسکا بیا بانہیں چراغ  
 ماتھے آناک می شام غریبانہیں چراغ  
 جلتے دیکھا ایک منعم کے نہ او نہیں چراغ

یہ ساری باتیں ہیں جو کہ میر نے اپنے  
 دل سے کہی ہیں اور ان کو یہاں لکھا ہے  
 کہ ان کو دیکھ کر ہر دل میں ہر گز  
 شک نہ ہو کہ میر نے ان کو اپنے  
 دل سے کہی ہے اور ان کو یہاں لکھا ہے

ایک دار اور جی کہ نہ ہو کا زبان  
 جیسے پوری ہے سا چرخ چرخ  
 اوقات کا نیا یوں نہ سا بیان  
 جو کے نہیں وہ ہیں بیک بیان  
 بیاتے زخم کرتے ہیں ایک بیان  
 تیرے کیشان سے نہ کیوں قتل ہو جا

۳۵  
 دیوان غافل

کہ دشمن کی لکھی ہے کار فان میں  
 جاسا ہے لکھن بوا بر دس بار کو  
 پچانے وہ اسے کہ ہو فذر دان میں  
 پیل فلک بھی لاس نہ قرب کی حاکم  
 عاقل جلا وہ کہہ کہ اس امتحان میں  
 محض دیوانہ کیسے کہ اس امتحان میں  
 نالہ سمع نرم دیوان دران میں  
 انار سب کو کہہ کہ اس امتحان میں  
 سب کو کہہ کہ اس امتحان میں  
 سب کو کہہ کہ اس امتحان میں

یہ ساری باتیں ہیں جو کہ میر نے اپنے  
 دل سے کہی ہیں اور ان کو یہاں لکھا ہے  
 کہ ان کو دیکھ کر ہر دل میں ہر گز  
 شک نہ ہو کہ میر نے ان کو اپنے  
 دل سے کہی ہے اور ان کو یہاں لکھا ہے



کیا صد آفتہ کلی جلنے میں پروانے کے  
 عکس انگن ہو دریا میں اگر وہ شعلہ رو  
 داغ دل ہر دل کے خاطر باعث غلط بلا  
 گلستان ہر میں تجھ سانہ کھل ایک گل  
 خوش نصیبی پر مجھے ملے کی نہ آدمی کیونکہ شریک  
 شاعر بے مایہ کب محفل میں پایا ہر صوغ  
 کیا کسی جان سوختہ کی قبر سے گزر رہے تو  
 سوز دل سننے میں چھپا کر چھپا کر کوئی  
 خستہ و مردہ برابر میں یہ کہتی ہیں شل  
 حسن زیب عارضی پر مطلق ہوتا نہیں  
 چاہیے سامان شب کی اس کو صبح کیس کا ہے  
 تیرہ بجتی پر ترجمہ کی کراؤ شمع حسن  
 آہ و نالہ سے مری اچھلتی کالی آنکھیں

وجد میں اگر بلائے جو گنگا گردن چراغ  
 موج تو بتی بتی گدایت جاوے میں چراغ  
 خانہ جن ہر نہو جس قصر میں دشمن چراغ  
 چار سو ڈھونڈھے جو کیل لالہ گلشن چراغ  
 بد مردن ہو جس پر آکا سکھن چراغ  
 اجتک جلتی کہیں دیکھانہ دروغن چراغ  
 بن رہا ہے جو ہر اک نعل سم تو سن چراغ  
 کیا پر پروانہ رکھیکاتہ دامن چراغ  
 کیلے اپنا بھائی ہم دم خفتن چراغ  
 کب ہو نہ ہم دہر میں محتاج پیراں چراغ  
 مائیکہ خاک بستر شعلہ گلشن چراغ  
 عرس کی شب بھی نہو جس کے سرفراز چراغ  
 اپنی گھر میں نہ نکلو گرجے کیا روشن چراغ

کیا صد آفتہ کلی جلنے میں پروانے کے  
 عکس انگن ہو دریا میں اگر وہ شعلہ رو  
 داغ دل ہر دل کے خاطر باعث غلط بلا  
 گلستان ہر میں تجھ سانہ کھل ایک گل  
 خوش نصیبی پر مجھے ملے کی نہ آدمی کیونکہ شریک  
 شاعر بے مایہ کب محفل میں پایا ہر صوغ  
 کیا کسی جان سوختہ کی قبر سے گزر رہے تو  
 سوز دل سننے میں چھپا کر چھپا کر کوئی  
 خستہ و مردہ برابر میں یہ کہتی ہیں شل  
 حسن زیب عارضی پر مطلق ہوتا نہیں  
 چاہیے سامان شب کی اس کو صبح کیس کا ہے  
 تیرہ بجتی پر ترجمہ کی کراؤ شمع حسن  
 آہ و نالہ سے مری اچھلتی کالی آنکھیں

ریوان خافض

۳۴

آزاد ہو کر پر بھی غزلدان سے خالق  
 کیونکہ خستہ و مردہ برابر میں یہ کہتی ہیں شل  
 انسان بھی کبھی نہیں جانتا کہ جو اس  
 بستان بھی فو آہ و نالہ سے مری اچھلتی کالی آنکھیں  
 نے عورت سے مطلب کرنا غلامان کی

کیا صد آفتہ کلی جلنے میں پروانے کے  
 عکس انگن ہو دریا میں اگر وہ شعلہ رو  
 داغ دل ہر دل کے خاطر باعث غلط بلا  
 گلستان ہر میں تجھ سانہ کھل ایک گل  
 خوش نصیبی پر مجھے ملے کی نہ آدمی کیونکہ شریک  
 شاعر بے مایہ کب محفل میں پایا ہر صوغ  
 کیا کسی جان سوختہ کی قبر سے گزر رہے تو  
 سوز دل سننے میں چھپا کر چھپا کر کوئی  
 خستہ و مردہ برابر میں یہ کہتی ہیں شل  
 حسن زیب عارضی پر مطلق ہوتا نہیں  
 چاہیے سامان شب کی اس کو صبح کیس کا ہے  
 تیرہ بجتی پر ترجمہ کی کراؤ شمع حسن  
 آہ و نالہ سے مری اچھلتی کالی آنکھیں







تفصیل ہے کہ کہی کہی وہ مصفون سے  
 حب و علاوہ ایک بین نامی  
 گلابی تو بین قاصد حشر کہ اس کو  
 خیر و یار نہ زبانی کہی کہی کہی  
 کہی کہی کہی کہی کہی کہی کہی  
 کہی کہی کہی کہی کہی کہی کہی  
 کہی کہی کہی کہی کہی کہی کہی







لکبک کے مانند جو طوق گلو ہر قاردار  
 ابرے قاتل یہ کرتی ہر اشارہ دور  
 کافری سے اپنی کیونکر آئے بوقلمب کی  
 گرچہ ہر پاکی قیامت یار کی رفتار  
 نگاہ تو بالائے سر میں درگاہ زیر پا  
 دانت پیسا ہی کر گئی تیاے آسمان  
 مرغ گلشن تو نہیں چشما کی صیاد ہون  
 حرف بھی کسطح یان ہو کر صورت پذیر  
 کوندی بجلی کی جب اپنی جھپک جاتی ہو نکھ  
 جنس نہ دی کسطح گھر کے گھری میں ہے  
 باغبان سے بیتی ہو کون گل کی واسطے  
 ماہ کیفیتہ کر گیا تجھے جب عوی حسن  
 باع کے لائق نہ قاتل خانہ صیاد کے

[illegible]

دیوان خاقانی

گر زینکے سایہ سان آئینے میں پو آ رہم  
 چوری ز خون میں غمخیز غمخیز آ رہم  
 گل سے گل بوی بوی آ رہم  
 کو سوزندان بوی بوی آ رہم  
 گل سے گل بوی بوی آ رہم  
 کو سوزندان بوی بوی آ رہم

[illegible]







[illegible]

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

دیوان غنائی

باز کیون کر رہی ہوں باز کیوں سے کام  
خوبان سہین سے نہیں ملتے اندرون  
ایسا لگتا ہے کہ میں اب بھی ہوں  
میں نے اپنے لیے کیا ہے کچھ نہ  
کچھ کا کچھ تو ایک بڑا ہی بدوہ  
پتھر پتھر کے شاعر سے کام  
شاعر نہیں جو فخر کرتے شاعری سے کام

[illegible]

قطرۂ اشک شمع کے مانند	ساکسینہ نذرِ فنا ہیں ہم
آ کے دنیا میں یہ ہوا ثابت	واردِ کاروانِ سراپا ہیں ہم
امر و وزن پہ کچھ نہیں موقوف	اچھی صورت کے آشنا ہیں ہم

خوف محشر ہے کیا ہمیں غافل  
بیر و آل مصطفیٰ ہیں ہم

ہو گی شب فراق نہ شور و غیب سے کم  
 مانند خامہ کیون چلین ہر کے بل مان  
 بوسے کو نام سے بھی جو نفرت ہر پار کو  
 اس سے نگاہ عطف کی امید کیا کہین  
 کشتہ اسی کو جانو تیغ نگاہ کا  
 جسے کہہ اگئی چمن حسن میں خزان  
 دنیا میں محکوشادی غم ایک سارا  
 ہم معتقد ہوں تھا شر عشق کے جو وہ

یہ رات تو نہیں ہر قیامت کی شب کم  
 کو چہ نہیں ہر پار کا جاے ادب سے کم  
 اپنی ہی لب کو ملنے وہ دیتا ہر لب سے کم  
 عاشق کو گھورتا ہو جو چشم غضب سے کم  
 زخمی ہو ہو تیرے شب زنجیں سے کم  
 آئینہ دیکھتا ہے وہ گل ہر پرے سے کم  
 سمجھتا نہ بزم غم کو بھی بزم طرب سے کم  
 ہمسے نہ یادہ انس کرے اور سب سے کم







خدائے شمس و سحر و قمر و باد و باران  
 بات بھی بکلمہ کی یہ نشان رسد ہے  
 کائنات جو باریک جہان تنگ و گشاید  
 عجب بھی مافوق و زبانی ہے  
 سمع و بصر و قوت و قدرت و کرم و کرم  
 اس کا کمال و کمال و کمال و کمال  
 اس کا کمال و کمال و کمال و کمال  
 اس کا کمال و کمال و کمال و کمال  
 اس کا کمال و کمال و کمال و کمال

شوقِ نظارۂ قاتل چو پس از ذبح بیتھا  
کشتہِ چشم ترا جان کے آہوئے ختن  
دیکھ کر چشمِ خماری کی تری سرخی کو  
کین لیلی کے تو آنے کی خبر آج نہ ہو  
دوستان کو جو میں یاد کروں یا ساقی  
شیفتہ صورتِ خوبان نہ ہوتا ہرگز

کیون گھلی رہیں میری تہہ خیر نکھیں  
سنگ تربت مری ملتے ہیں اکثر نکھیں  
شرم و مارے چراغ ہیں کیو تر نکھیں  
آہوے نبی بچھاتے ہیں میں پر نکھیں  
وہیں بھرا ہیں مری صلیب نکھیں  
صلح خلق بنا تا نہ مری گر نکھیں

وید گلزار حسان اور بھی کرے غافل  
بند ہو جائیں گی ایک روز مقرر نہ چین

کون کتا ہو کہ ہم عشق نہاں رکھتے ہیں  
تیغ ابرو پہ چھنڈا سنا بتاں رکھتے ہیں  
دیکھ لے لالہ و ملاؤں سے بھی چھپ سکے  
اثر سوز جدائی سے وہ جل جاتے ہیں  
کلفت دل ہی سے جاتا ہوں پس گدیا

اشک خوار و نہ ہو ٹھون بہ فغان بہ کھن  
 نہ تو تلوار نہ خنجر نہ سنان کہتے ہیں  
 یہ ہمیں سچ تر و داغ نہاں کہتے ہیں  
 یا رترب پہ مری پھول جہان کہتے ہیں  
 میری چھاتی پہ یہ کیوں سنگ گراں کہتے ہیں

یونان غافل  
م م  
جو مجمع مجالس کو آج ہے بجا دیوں  
تقریریں فوان کے اعجاز راہے  
زند و نکو کرین مردہ مرید کیو جلا دیوں  
پوچھنے نیچا کو نفرت نہ کنناں سے  
نصیر اگر تیری ہم کو دکھا دیوں  
کبھی کی طرف ہر سر جو چکا دیوں  
آپ سے تم اپنی گردن کو چکا دیوں  
ان لوگوں سے کیا کہیں کو کھینچ لیا دیوں  
وہ خط بھی کہ بھی کہنا دیکھ دیوں

[illegible]



ابھی کا یہ اور کہ غم چھ

هو  
في ان غافل

منظر یار گران ہون میں  
کی ہواست اسچو ان ہون میں  
یہ کن بدوانہ ہوا ہے ہون میں  
میرت ہے وہ ہوا ہے ہون میں  
کے ہیں اسے چاہے زکدن علیہ  
وہ امیر تہا کہیہ آریب دین  
کے منظر ہیں اسے چاہے زکدن علیہ  
یہ ہیں اسے چاہے زکدن علیہ  
یہ ہیں اسے چاہے زکدن علیہ

کو ہوسے عاشق و معشوق مقابل تو کیا  
تری پازیب کی جسکار یہی کہتی ہے  
چینی رنگ پہ اک شوخ کے ہم عاشق ہیں  
گر ترے عشق میں بدام ہو میں تو مجھے  
اپنے مجنون کی ذرا دیکھ تو بے پروائی  
وقت رخصت سنی مجھ کو نے کہا لیلی سے  
بزم خوبان میں مناسب نہیں نا کہ کرنا

روز و شب کی اطاعت ہی میں رہنا عاقل  
یا رگڑے گاتا تو کچھ بات بن آنے کی نہیں

<p>بسمل تیغ خون چکان ہون میں          مجھ میں اور یار میں ہر اتنا فرق          مثل تصویر لیلی و مجنون          ساتھ والوں تے ساتھ چھوڑ دیا</p>	<p>یعنی ایک دم کا میمان مرن میں          بے دہن جہ ہر بے زبان ہون میں          یار بھی ساتھ ہے جہان ہون میں          کس قدر تنگ کاروان ہون میں</p>
--	--

زینب بنت ابی ابرہہ سے یہ کہنا تھا یہ  
 یہ اگر بدورت سے نہیں ملے گا تو  
 یہ کہ دین میں لے آئی گی تو اس کا  
 حضور نہیں کہیں گے کہ یہ نہ کہی  
 نامہ نہ کہی کہ یہ نہ کہی کہ یہ نہ کہی



وہ بے اختیار ہر طرف سے پھیلنا شروع کر دیا۔ اس کی وجہ سے اس کی جگہ پر ایک اور شخص بیٹھ گیا۔ اس شخص نے بھی اس کی جگہ پر بیٹھ گیا۔ اس شخص نے بھی اس کی جگہ پر بیٹھ گیا۔ اس شخص نے بھی اس کی جگہ پر بیٹھ گیا۔







جان بھی نہ کوئی دیکھ سکے گا  
اس کے جسم میں جہان کی ہر شے  
حلقہ جو ہے جہان کی ہر شے  
نام جو ہے جہان کی ہر شے  
جان بھی نہ کوئی دیکھ سکے گا  
اس کے جسم میں جہان کی ہر شے  
حلقہ جو ہے جہان کی ہر شے  
نام جو ہے جہان کی ہر شے

ہم ہیں یا تم ہو بیان اور کوئی ناہم نہیں	وصل کی شب تو مجھ لینے دوا پنا کام دل
ای میری رو دیو کے شایان تو خاتم نہیں	حلقہ گیسو تو کیوں تیا میری دست غم نہیں
جو کرے جھوٹے ہیں ایسی وہ کتاب ہم نہیں	میری جنت دیکھ کر آج بھی حیران گئے
کون سی جا پر تو آگن نہ اعظم نہیں	ایک عالم ہے منور نور حسن یا رس
کون سے سرکش کی گردن اسکا گم نہیں	کتنے ٹیڑھوں کو بنا یاد میں سیدھا یار

جان بلب ہے ہم غافل فرقت مشوق میں  
گریہ اسکا غافل ہے تو اک دن ہم نہیں

بے غرض ہو تو پھر بندہ خدا سو کم نہیں	حرص سے خالی بیان کوئی نبی آدم نہیں
جیون گلی تصویر سیر کرتی ہیں ان پر دم نہیں	ہم فراق یار میں دے سو بھی کچھ کم نہیں
گرد و صحرا کی لباس فاخرہ سے کم نہیں	میں مجھوں جو جسے عریان تھی کا غم نہیں
کو نسا ہے دائرہ جو حلقہ ماتم نہیں	کب خط میں رقم حال دل پر غم نہیں
کوڑیا لاسانپ ہی کچھ سمیں اتنا غم نہیں	یار نے نشان جو چھڑکی زلف میں غم نہیں
کو نسا آنسو کا قطرہ ہی جو رشک غم نہیں	ہے تنور فوج میرا دیدہ پر غم نہیں

جان بھی نہ کوئی دیکھ سکے گا  
اس کے جسم میں جہان کی ہر شے  
حلقہ جو ہے جہان کی ہر شے  
نام جو ہے جہان کی ہر شے  
جان بھی نہ کوئی دیکھ سکے گا  
اس کے جسم میں جہان کی ہر شے  
حلقہ جو ہے جہان کی ہر شے  
نام جو ہے جہان کی ہر شے

دیوان غافل  
۸۴  
جان بھی نہ کوئی دیکھ سکے گا  
اس کے جسم میں جہان کی ہر شے  
حلقہ جو ہے جہان کی ہر شے  
نام جو ہے جہان کی ہر شے  
جان بھی نہ کوئی دیکھ سکے گا  
اس کے جسم میں جہان کی ہر شے  
حلقہ جو ہے جہان کی ہر شے  
نام جو ہے جہان کی ہر شے

ایک دن میں انی تو لاغری ہے  
یہ دنیا ہے قہر میں تار و پود  
اس پر جاوے ہون کار خیر  
یہ دنیا ہے قہر میں تار و پود  
اس پر جاوے ہون کار خیر  
یہ دنیا ہے قہر میں تار و پود  
اس پر جاوے ہون کار خیر



لگیا تھا کیا بدن سے غیر کے تیرا بدن  
 دیکھا افسوس نگری تیری لب جان بخش کی  
 جس کو کویار سے الفت ہر لمحہ بدست  
 کر بدوای دست پیشہ تو ہی ایسے وقت میں  
 ہم یہ روئے ہیں فراق یا میں مثل غباب  
 یہ بھی نادانی ہو جان دنیا وصال یا میں  
 کیا تماشہ دیکھے اس قلزم پر شور کا  
 اپنی خوش حشری پہ اسے آہوں کد اتنا غور  
 جب تب ہو ماہر اہمیں آنسوئے دل کا خون  
 کب نہیں دتا ہوں تیری ساق پاکی یا میں  
 قید ہو کر دل نے پانی بند غم سے مخلصی  
 ہو کفن نظر و نہیں میری جو گل متاب ہے  
 رو تو رو غم میں مجھوں کے ہو تو ایسے سپید

چشمیں میں ترے وہ عطر کی خوشبو نہیں  
سامری کتاہریہ اعجاز ہے جادو نہیں  
گو رہیں بھی اس کا قبکہ کیٹوں کو رہیں  
کو کہن کا اتبو کوئی قوت بازو نہیں  
چشم تو تم ہر پر اس میں نام کو اس نہیں  
گر چہ پروانہ ہوں پر چلنے کی محو نہیں  
چشم داکرنے کی فرصت چوں جاچ نہیں  
چشم محنون میں سگ لیلیٰ سو بہتر نہیں  
سلخ فصالبے کچھ کم مرا پہلو نہیں  
کب ہر اک کو چہ میں آگے تیار انہیں  
ہر حصار عافیت وہ حلقہ گیسو نہیں  
یار بن یہ شمع تربت ہر گل خوشبو نہیں  
وہ سیاہی اب میان دیدہ آہو نہیں

[illegible]

ایک دفعہ سے بھی  
دروازے انصاف سے  
کی نہی بادۂ انصاف جان ہماری گئی  
الفت سے کسی کی پی سی پی میں  
جہاں ہمیں کسی سے پیسہ  
سوز دل دیکھے کسی کی پیسہ  
ایک دفعہ میں میں اور بھی  
کشتان ہو کر پیسہ سے

۴۹ دیوان غازی

[illegible]

کون مستکن حصار قفس بین بود  
 جم ازین نواهی کون سگ دل بین



میں کہیں کہیں کی طرف سے  
 کیا ہو اٹھا اور مقابل ہوا  
 یادوں پر تار تار سے  
 اس میں رہتی ہے یادوں کی  
 کئی کئی بار یہی بات  
 جگہ جگہ کی یادیں ہیں  
 وہ وہ سردیوں کی یادیں  
 اہل یونان کی طرح وہی ملک

کیونکہ ترکش کل گمان ہو کر ہر اک کو اسپر  
 کہ ترے تیر و نکی سینے میں مج سے خانے میں

کام آیا نہ بڑے وقت کوئی اسے غافل  
 نہیں معلوم یہ اپنے ہیں کہ بیکار نے ہیں

پرشش حشر سے فارغ ہیں جو دیوانے ہیں  
 داغ تو لالہ صحرائی کو دکھلاتے ہیں  
 ایک کعبہ ہے اگر لاکھ صنم خانے ہیں  
 کہ گلابی ہیں سوسر مسی پیمانے میں  
 ہیں جو تسبیح سے زائد وہ کوئی دے ہیں  
 ہم چرخ رخ پر زور نے پروانے ہیں  
 مستم آن مرے نرم میں پروانے ہیں  
 وہی باتیں ہی چرخے وہی یارانے ہیں  
 ہونگے سر سبز قیامت کو یہ وہ دے ہیں  
 کھت حوران ہشتی میں جو پیمانے ہیں

بتلا رنج مکافات میں نزلے ہیں  
 گل عارض کیسی ہیں گل کھانے ہیں  
 غلبہ کفر ہے یہ در تہان میں نجد  
 کہ کی آمد ہے جو ساقی نے شگفت کیا  
 خوش نصیب آنکھوں جو ہون مریکان شہار  
 ان تینگوں کے ہیں جانو میں کیا نسبت  
 آمد آمد جو سنی ہو تری اور غیر شمع  
 اب بھی باز آئے اگر غیر کے ملے سے شمع  
 سے کچھ شک نہ ہست کا نہ حال چھو  
 منتظر تیر شہید کے ہیں کیا جنت میں

دیوان غافل  
 ہ  
 غنم کہ گلابی شمع شمع آج آج ہیں  
 ہاتھ اعمال کو میری آج آج ہیں  
 مچزن ہونے کی وجہ سے آج آج ہیں  
 جیو کس کو بہرہ رات آج آج ہیں  
 غافلہ ہون کا ہون آج آج ہیں  
 قطع ہون کے ہون آج آج ہیں

آج وقت غنم افروغ نہ ہو گیا  
 میں سکھ کر نہ ہو گیا  
 آج وقت غنم افروغ نہ ہو گیا  
 میں سکھ کر نہ ہو گیا



اب باران غلبت با چو سار افلاک  
 وقت و شب یکدیگر در تنگ  
 زلف و شاد بیکدیگر در تنگ  
 زلف و شاد بیکدیگر در تنگ  
 زلف و شاد بیکدیگر در تنگ  
 زلف و شاد بیکدیگر در تنگ  
 زلف و شاد بیکدیگر در تنگ  
 زلف و شاد بیکدیگر در تنگ

جبرون سے دیکھ کر  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب

۵۱  
 دیوان خاص

دوست کس کا چاروں دم جان بچتا نہیں	کس کے اوپر محبت نہیں کا گمان ہوتا نہیں
نرمی اندام خوبان پر یہ ہوتا ہر گمان	عضو عصوت میں ان کو استخوان ہوتا نہیں
شرم عصیان سے جھکی ہر ہفت گردن مری	ورنہ اناطوق آس تو گراں ہوتا نہیں
کب غریبوں پر نہیں ہوتا وہاں تنیا علم	کب کلی میں آسے شور الامان ہوتا نہیں
روز ہجران میں فی سار و حشر کے آثار ہیں	کیون میں بھشتی نہیں شوق آسمان ہوتا نہیں
حسن و شوہے اگر کوئی زر گل کی طرح	لاکھ پروں میں چھپا پر نہاں ہوتا نہیں
کیا سارے پر خطر ہے اپنا یہ جسم کلی	جو فرد کس اس میں دم کا کاروان ہوتا نہیں
ہم تو اس گلزار میں بکھتو ہیں اپنی بود و باش	ایک لیل کا بھی جنہیں آشیان ہوتا نہیں
کس طرح عمر گزشتہ کی تلافی کیجیے	ہو گیا جو پیروہ ہرگز جوان ہوتا نہیں
عشق و صحت میں صورت بنائی مری	ہفت روزہ بازار و ناتوان ہوتا نہیں
میں تو اس بد و دروغ تنگ ہن پر کیا کروں	دو پریشانی سے مجھے کاشان ہوتا نہیں
حشر کہ ہی جو غافل شمر لگیں کی بہا	ہر یہ گلشن کہ جو ہرگز خزان ہوتا نہیں
کوئی تو ہر مجلس آراے طرب ہر زین	آگے پیچھے جو چو جاتی میں سب ہر زین

ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب

کلی کا نام لکھا ہے  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب  
 ہر اکھ سے جو ای غافل  
 ملک سے بھی نظر آتی غیب



خاک صحرا سر پر ایے مجھ کوں اُڑاتا ہی جو تو

دیرین ہمنے تھے دیکھا نہ بیت اللہ میں

عمر رفتہ پھر بے خبر کی تو نے امی غافل کہاں

دن رات چھٹا رہتے تباہی بیان کریں  
 بابل جلا کے خاک ترا آشیان کریں  
 زاپہ توجہی تبا کہ میں سجدہ کمان کریں  
 صد سے شب فراق کو کیونکہ بیان کریں  
 دست دعا بلند سوئے آسمان کریں  
 آتا ہی جی میں بھر دہی شور و غنا کریں  
 کس منہ سے قصہ عمر ہی کا روان کریں  
 یارب میں کس سے شکوہ باد و خزاں کریں  
 اپنی کسی طرح سے تو خاطر نشان کریں  
 دل ہی نہیں رہا جو میں یاد تباں کریں

پیدا بزرگ مار اگر دوزبان کروں  
 کتنی ہے برق خندہ گل کی کہ تو سی  
 مسجد بھی قتل گاہ شہیدانِ باز ہے  
 آثارِ مرگ ہیں مری حیرت سے آشکار  
 کس دن امید اسے برائی مری جوین  
 بس سے پہل گیا تھا دلِ حالانِ شہ  
 دو کام مجھ میں چلنے کی طاقت نہیں ہی  
 تو گل ہوا چین میں بلبلیں باغبان  
 پہلو میں دن جبکہ ترے پیکان تیر کو  
 غافل بقول مصحفی فخر شاعران

فی الامن از خوف باده بود چون خمین  
یکدیگر می قطره در  
سحر کاری دهم ای دی که یکی یکی عارف  
خاسته من بنهائے من با خون خمین  
یار بیه چهارچهره جانم در خون  
بسته شایان همه تابان در خون  
سکسته بر می در آید گلین

دیوان غافل

DR

منہدی کی شہان جو گلستان کے درون  
ہم رستے میں اس لیے پاؤں پہ درون  
قاتل کے تانہ سائید امان سے درون  
پڑ دیکھا ای فاک کوئی ایسا بھی درون  
صبح وطن میں شام غریبان سے درون  
نہ کہیں کہیں جوانی تصویر میں درون  
عمر نہ کہیں کہیں جوانی تصویر میں درون

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱











خط  
 جادوی یہ بھی دم تھارے ہیں  
 آپ اور ابن ہر سہ کھڑے ہیں  
 کہ وہ نفس کو قہر سے محروم  
 نہ تھیں یعنی ابن ہر سہ کو  
 کافر ہو وہ تھارے ہیں  
 ننگ درین ہمارے ہیں  
 جو ساقول دم تھارے ہیں  
 تم ہمارے ہوں گے  
 غریب کوں کی ہے اسے زبان  
 دم تھارے ہیں  
 تھارے ہیں



عالم باغ دین و دنیا کی ایک سیڑھی ہے جس پر ہر آدمی کو چڑھنا پڑتا ہے۔  
 یہ سیڑھی نادر کی نادر ہے جس کی تعمیر و ترمیم ہر لمحہ ہوتی ہے۔  
 ہر آدمی کو چاہیے کہ اس سیڑھی پر چڑھ کر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پیش کرے۔  
 ہر آدمی کو چاہیے کہ اس سیڑھی پر چڑھ کر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پیش کرے۔  
 ہر آدمی کو چاہیے کہ اس سیڑھی پر چڑھ کر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پیش کرے۔

خط نویسی یہ ہے تو مشتاق تو	ماتہ اک دن قلم تھارے ہیں
دل نہ سلجھا اچھ کے اے زلفو	خوب ہی پیچ و خم تھارے ہیں
اے خوشحال نکاح جو خان	گشتہ تیغ غم تھارے ہیں

رات روئے نہیں تو کیوں غافل  
 دامن وجیب غم تھارے ہیں

کوہ و صحرا اک ہمارے دم سوا بیاہ ہیں	عمر کا ان پور ہیں مجھوں میں فریاد ہیں
مجلس رنگین خوابان کم نہیں گزارے	گل ہیں بیٹھے ہیں استاد ہیں شمشاد ہیں
نالہ رزنجیر مجھوں سے یہ آتی جو صدا	قید کی لذت کیا جانیں کہ جو آزاد ہیں
پاس ناموس و فاختہ میں رکھتا ہوں	در وشل و سحر میں لب نہریاد ہیں
داؤ خواہوں الگ کیونکہ بیٹھیں شمع میں	کام کیا اسے کہ ہم تو کشتہ بیدار ہیں
ہر قصین قید نفس کے جلد میں آزاد ہوں	میرے پاسے ناگوار خاطر صیاد ہیں
کسے یار سباز کے مانند چھپا ہے مجھے	عضو عضو تن مجھے جو مائل فریاد ہیں
دیکھنے کی ترے کر کے کہ نہیں ہزاروں	وہ بھی ہیں شائق تری جو کور مادر زاد ہیں

عالم باغ دین و دنیا کی ایک سیڑھی ہے جس پر ہر آدمی کو چڑھنا پڑتا ہے۔  
 یہ سیڑھی نادر کی نادر ہے جس کی تعمیر و ترمیم ہر لمحہ ہوتی ہے۔  
 ہر آدمی کو چاہیے کہ اس سیڑھی پر چڑھ کر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پیش کرے۔  
 ہر آدمی کو چاہیے کہ اس سیڑھی پر چڑھ کر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پیش کرے۔  
 ہر آدمی کو چاہیے کہ اس سیڑھی پر چڑھ کر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پیش کرے۔

دیوان غافل  
 ۵۶  
 کہتے ہیں کہ جو غافل ہے وہ دنیا کی ہر شے سے غافل ہے۔  
 کہتے ہیں کہ جو غافل ہے وہ دنیا کی ہر شے سے غافل ہے۔  
 کہتے ہیں کہ جو غافل ہے وہ دنیا کی ہر شے سے غافل ہے۔

ہر آدمی کو چاہیے کہ اس سیڑھی پر چڑھ کر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پیش کرے۔  
 ہر آدمی کو چاہیے کہ اس سیڑھی پر چڑھ کر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پیش کرے۔  
 ہر آدمی کو چاہیے کہ اس سیڑھی پر چڑھ کر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پیش کرے۔



کون سے جو چاہا وہ تہمت میں ہماری لکھا  
 کون اگاہ و معنی سے تری صورت کے  
 کس کو زخمی نہ کیا فخر مرزا کے ترے  
 سینہ ریشیاں محبت دہن زخم کی طرح  
 رمت عالم طفلی کا نہ پوچھو احوال  
 دشمن جو دوست سمجھی پھر گئے ہے کیا

حرف ہم پر تو کچھ امر کا تب تقدیر نہیں  
 یہ وہ مصحف ہر کہ جسکی کوئی نصیر نہیں  
 کون تیر نگہ ناز کا پنجسہ نہیں  
 منہ تو رکھتے ہیں مگر قوت تقدیر نہیں  
 یاد اس رخ اب فراموش کی نصیر نہیں  
 اور یہ کیا ہر زمانے کی جو تاثیر نہیں

کون سی چیز یہ عذر ہے تجھے اے غافل  
 اب وہ دولت نہیں منصب نہیں جاگیر نہیں

مر گئے پر بھی آرائیں بکھر کی دھجیان  
 لیکا اک دن سرخ پوشان چمن کی دھجیان  
 کھول دے اب دوپاے برہمن کی دھجیان  
 کیجیے اس طلسم جرح کمن کی دھجیان  
 ایک دن ہوگی لباس ووزن کی دھجیان

کیں اک سو جنون پیرن کی دھجیان  
 جامہ ہی گریہ ہے تو مرا گلگون قبا  
 غش سے کچھ کچھ ہو چلا اسکا فاقہ اے صنم  
 گر تری آبی قبا لوہیاج بند ہو  
 گریو ہیں باہم رگی جب تیرے حسن پر

کمان شکستہ خانو سے نصیر نہیں  
 جو کچھ دست فغانی ان نصیر نہیں  
 وہ درد مند ہیں و تار مار با جون نصیر نہیں  
 ہنسنا نہیں کھجی برسات کے نصیر نہیں  
 غرق بحر ملاکی ہے کیا نصیر نہیں

یہ اب تک یہ ہیں آرام سے سفینوں میں  
 ملا دون طن و ہر گز نہ کوئی پوچھاس  
 فرو شاہوں کو اپنے اگر انگینوں میں  
 بچھائیں وہ بے ہوش تھیں پھر پاس  
 زمانہ پلٹا ہے جد اس کے نصیر نہیں  
 وہ کون دیو ہیں اس کے نصیر نہیں  
 بلند ہے وہ مرابام فار سے نصیر نہیں  
 فلک بھی زمین اول کے نصیر نہیں  
 دافن ہیں زمین کے نصیر نہیں  
 دیباہ ہیں لگا لگا نصیر نہیں  
 ابھی تو فغانی نصیر نہیں  
 قبال بار نہ تھا نصیر نہیں  
 کہ ان نصیر ہیں نصیر نہیں

دافن ہیں زمین کے نصیر نہیں  
 دیباہ ہیں لگا لگا نصیر نہیں  
 ابھی تو فغانی نصیر نہیں  
 قبال بار نہ تھا نصیر نہیں  
 کہ ان نصیر ہیں نصیر نہیں







۱۳۳۳



دست بخت اندون نہ کر بیان ہے اندون  
 عالم نہ زندون کی کارن یام ہرین  
 کھینکے کی کارن یام ہرین  
 ہوش بہار لالہ دریاں ہے اندون  
 سب کچھ میں درخشاں ہے اندون  
 آنکھوں کے کسار دے کتانی شان ہوا  
 محمود تواس باریشان ہے اندون  
 جنون کے بعد ہو کئی شای ہوتون

چھپ چھپ کیا ہوا قہریلی غبار میں	افندی شرم حسن کہ جنون کو دیکھ کر
سینھ دی لگائے غیر جو پائے نگار میں	تلو ونگ میر تراک لگی مار و رشک کے
کیا کیا ہیں حسرتیں دل اسیدار میں	شوق شراب خوش بوس کنار مر
اک قطرہ خون نہیں ہر مرے جسم ار میں	دعوت کسی کے خجریچان کی کیا کر
میں مر گیا ہوں حسرت بوس کنار میں	یکسان میں سے قبر کو میری بنائو
آرام کچھ ملا بھی تو کج مزار میں	اس عالم فنا میں قہ پایا نہ سمجھیں
کرتے نہیں ہیں فرق وہ کچھ فور و ناز میں	نسبت پری سو دیتے ہیں اور جو تجھے
نامرد کا نہ ٹھہرے قدم کارزار میں	سڑھ پہرے ہو کہ آرا عشق میں

دست بخت اندون نہ کر بیان ہے اندون  
 عالم نہ زندون کی کارن یام ہرین  
 کھینکے کی کارن یام ہرین  
 ہوش بہار لالہ دریاں ہے اندون  
 سب کچھ میں درخشاں ہے اندون  
 آنکھوں کے کسار دے کتانی شان ہوا  
 محمود تواس باریشان ہے اندون  
 جنون کے بعد ہو کئی شای ہوتون

دیوان غافل ۶۰

اے غیرت سیج خبر اسکی جلد کے  
 غافل تڑپتا ہوا ترے انتظار میں

کیا آب رنگ پر یہ گلستان ہر اندون	تراشک خون سے گوشہ دامن ہر اندون
خوش جنوں ہے فصل بہار ہر اندون	غنجے کی طرح چاک گریبان ہر اندون
کوسوں تلک سنبھریاں ہر اندون	کیا سیل اشک دمرے ہجر کی راہ لی

تینے میں باغ کوہ و بیابان ہر اندون  
 آبا محرم اب دو خبر انکی پیچھے  
 کچھ بھی خیال کو غریبان ہر اندون  
 آنکھوں کے کسار دے کتانی شان ہوا  
 محمود تواس باریشان ہے اندون  
 جنون کے بعد ہو کئی شای ہوتون

دست بخت اندون نہ کر بیان ہے اندون  
 عالم نہ زندون کی کارن یام ہرین  
 کھینکے کی کارن یام ہرین  
 ہوش بہار لالہ دریاں ہے اندون  
 سب کچھ میں درخشاں ہے اندون  
 آنکھوں کے کسار دے کتانی شان ہوا  
 محمود تواس باریشان ہے اندون  
 جنون کے بعد ہو کئی شای ہوتون



قصیدہ درود کے لئے لکھا گیا ہے۔



بهر آئی آنکه خالی، یکجکهر قصر فریدون کو  
ملار تبه نه بیت المال کا بھی گنج قارون کو  
دکھا دیو نیگو اموات کے در امان پر خون کو  
بھلا کیا اس کے نسبت تیر حسن و زافرن کو  
تر و گشته اپنی ساتھ چکر دین گردون کو  
جوانی میں جسے سمجھا گیا اپنی خط کو مضمون کو  
ڈوبے پر پر حشیم ترمیری اسے سکو کو  
نذیر و ناموزون کے نسبت قدموزون کو  
نہ سمجھیں بلشیاں فتادہ وہ طوبے کو مضمون کو  
کسین نیو فری کردن ابن خضار طگون کو  
ہمیشہ وز و سب خرچ میں بکھتا ہر گردون کو  
سبق و تیاریاں اک طفل الخیران فلاطون کو  
کیا تھا دفن جس طبع یار تیری نصیب خون کو

تال کار تمیر جهان کا جو خیال آیا  
 نہ پہونچو دولت مسک سے ہر گز فیض کو کوئی  
 قیامت کو جو ہے محض خون کی طلب ہوگی  
 مہ کامل کا تو معمول ہے ہر شب کو کم ہونا  
 زمین کی طرح تھک کر پیٹھے جا عاقبت بھی  
 جواب نہ عشاق بت مرقوم ہو دیگا  
 نہیں انسان نظر آسکیا یاں جز مردم آبی  
 عروض بیت میں ان شا عروذ کو دخل کرتا  
 خدا سے بلندی خبر کوئی ہو وصف قیامت  
 تجھے اندیشہ رہتا ہی خیمت سے ز فوکر  
 ہو کس سر گشتہ کا فرور سہیں اختر طالع  
 نہیں سے عشق کو کتب میں اصلا دخل حکمت کا  
 بنی ہو معدن یا قوت احمد و زین ساری

سار گل بن آتشی نظر انداختن بر سرش  
چو بخت بخت بخت بخت بخت بخت بخت  
شال غول بخت بخت بخت بخت بخت  
اس قد خیده بر نظر اس بخت بخت  
بنیاست اس بخت بخت بخت بخت  
و مان یاری کی بود بخت بخت  
نہیں کی بود بخت بخت بخت  
کون کی بود بخت بخت بخت  
بخت بخت بخت بخت بخت بخت

دیوان خاں غافل  
۶۲  
نظر آتا جلد تن سے منظر آخوان مجبو  
غنیبت و پیا پیکر کمان مجبو  
خدا جانی فلک پھیلے کمان مجبو  
محیط عشق میں شل صدف میں مجبو  
میں از یک قطر آتے ہیں نظر و دونوں  
میں اس قدر کی بھی غبار عشق لان مجبو  
میں اس قدر کی بھی غبار عشق لان مجبو  
میں اس قدر کی بھی غبار عشق لان مجبو  
میں اس قدر کی بھی غبار عشق لان مجبو







بجھتا دیتی ہے خوف و کتا ہے اس فن کو  
 خیال آیا وہ مراد کا ہے اس فن کو  
 بہت سری میں ہے یاد کا ہے اس فن کو  
 کہیں کر دیکھ یا مہ ساس اس فن کو  
 پھر لگا سٹل ذرہ جھانکتا سر ایک اوزن کو  
 سی پتری جلا کر کو یلا کر ہی ہے سوسن کو  
 کھو پیمان کا فون میں سا دیتا رکشن کو  
 چمک پرا لندون پامان پھراں اوزن کو

گل مدفن سے میری مند کرنا اسکے روزن کو  
 چمن میں گل کے تپے پوچھتا کو سوسن کو  
 کنارہ کی نہیں جا بیت کے چھ صحر کے دامن کو  
 قفس کطرح کرتے چاک ہر دیو اکشن کو  
 آل کار سے ہوتی جو اکامی برعین کو  
 گدا کے آگے جھکا تا ہی تیا ہونگی گردن کو  
 بجھا سکتی ہو کب صرصر چراغ زیر امن کو  
 عوض گھر کو وہ ہوتا کسی سبکس مدفن کو  
 ملا ہی جیسے منہ پرانی اسنے موم رخن کو  
 یہ ازما ز نفس میں جانتا ہوں نا ز اسن کو  
 جلا سکتی نہیں برق ہر گز میری خرمن کو  
 پناہ جسم جو سمجھے ہیں اپنے خود و جوشن کو  
 فلک پر لیکے جو حضرت ادریس ہزن کو

مواہون کل و شمع گان کی حست میں صیت ہے  
 نہو دیگی سیکارو کی پیش آگے نیکون کے  
 سکلف چاہیے کیا خاکسار و نکونانے میں  
 اثر متوجہ جو کچھ بھی بلبل کے پیر نادون میں  
 لگاتا جا و صندل خاک پا زاہد کو ماتھے پر  
 غور جاہ و شمع عشق میں ہر گز نہیں رہتا  
 رکھا محفوظ آفات جہان گوشہ گیری نے  
 خرابی سے جو قصر تن کی منم کو خبر ہوتی  
 نہیں جاتے ہیں پروا چراغ و شمع کی جان  
 صد آسار سے آتی ہو جان تازہ قاب میں  
 خیال رو کم تشاک میری دلیں بہتا ہے  
 نہیں ہر شش تیغ قضا کو انگو اکبا ہی  
 فرشتو نکو بھی اس تیغ نگہ نے کیا کی

جلالتی و پہلجی کیجیے اب کس کے زین کو  
 رانی میں بھی ہیں ہم ناوان اسکے آئین کو  
 شام طوق بھی طوقی سران ہی اپنے کو  
 گریباں آئے ہر گز کس کے کمرے کو  
 کیا اپنے خون کی ہر صا و دیو کو  
 تنگ آتی ہے شرمی شام کو  
 کوئی اکا تیا و اور کوئی نہیں کو  
 کہیں کر دیکھ یا مہ ساس اس فن کو  
 پھر لگا سٹل ذرہ جھانکتا سر ایک اوزن کو  
 سی پتری جلا کر کو یلا کر ہی ہے سوسن کو  
 کھو پیمان کا فون میں سا دیتا رکشن کو  
 چمک پرا لندون پامان پھراں اوزن کو

دیوان حافظ ۶۴

نہیں معلوم کہ کون کون سے شاعرین نے  
 اس دیوان کو جمع کیا ہے  
 یہاں پر صرف ایک ہی نسخہ ہے  
 جس میں یہ شعر لکھے ہیں



جبکہ اسے وہ عصا سے اور  
 جانتا ہے وہ لیل کی بی بی کا  
 کہ وہ نہ ان دنوں کو  
 دیکھتا ہوں کہ نہ اس کو  
 میں وہ دیا نہ ہوں کہ اس کو  
 کانپ اٹھے صبح تو اسے دل  
 ہر شکار میں بزرگ عجمیہ میری حال

دیوان غافل

40

کیا کہ بیان میں چھاؤں سینہ افکار کو  
اس کی ترستی اسی ملک و بان سرچ میں  
غیم سوسن بن یا غیم ز ملک را  
تفرقہ والا ہے از صحبت یا راسخ  
دیکھ سکتا ہے فکر کی ایک جاودہ کار  
صحت روشندان سر کی جاودہ کار  
کو رکھ دیتا ہے در شمع بیستم بار  
تاق جو نہ دھتی ہیں ان شمع بیستم بار  
قوتی جو دے افسانہ ہے

کسی محبوب کی تیغ نگاہ کا کھاؤ و دل میں  
اسی نہیں ہے اسو سرقہ مانند قمری ہون  
کرامت آپکی اسے شیخ صاحب ہم نہ مانینگے  
ہزاروں گیدہ دیوانے ہو خوب از زمانہ میں

عداوت جو رکھے اُس سے عداوت آپ بھی رکھے

یہ نادانی ہے اگر نفاق سمجھا دوست دشمن کو

فرض جانا اسے سجدہ آستانِ یار کو  
 دید بازی کی مگر درپردہ خوہی یار کو  
 کب کوئی خط پہنچو نشانِ خطِ روئے یار کو  
 اندون پاتا ہوں آبِ زنگ پر گلزار کو  
 کیون نہ کیسے منزلِ مقصود کوئے یار کو  
 بدتر از مردہ ہودہ زندہ نہ دیکھو جو تجھے  
 بوسے لیکر شعلہ رویو نکو مستابین

عالم



است لا یفضل کیا رہے جسے اے غافل  
 دیکھا دند آج نہ ہے فراموش  
 یہاں ہو تا ہی بہت کمال کا گزرا  
 یہاں رکھے پاس زینین پیر تری ہمتا  
 اسے صبا یہ تڑپہ لو پنی اندھیل  
 ۲۰

دیوان خافض

44

وقت نظارہ کیا اسے گل خشار کو  
رنگ نظارے کا میری گریختھا سہار کو  
پہلے اونچا بنا یا روضہ طہار کو  
غضب شانہ ہو یہ چہ طہار کو  
آئینہ اپنی طرف سے کیا ہر کو

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين



[illegible]

صدر کہ کچھ کاٹو کا پہنچا اور توڑ آبلے  
 ابرے مطرب ہو گلشنِ ہر شب تاب ہے  
 مجھ بیابان گرد کا اور خضر گردِ نیا تھا تھہ  
 چشم عاشق سے نہ اپنا چہرہ گرین چھپا  
 صد کر عارضِ اُسی پر جبکہ پھینکے تھ پھول  
 اس پریر کی گلی سے گر نکالو داربان  
 عارضِ دیست جو نگار آتا ہو نظر  
 زلف مشکیں اُسکی ہو دیگی اگر غنہ فشا  
 زندگی سے اک درخس عشق ہی پوس سے  
 پنجہ مرگان کے آنسو کی مری جانی نہ قدر  
 طو کیا ہمنے صبا کی طرح دشت خار کو  
 آج گھر جاؤ زندگی اسے بت میخوار کو  
 آزا لینا تھا پہلے طاقتِ قنار کو  
 کب کسی بلبیل کی لگتی ہو نظر گلزار کو  
 طوف کو دان آئی بلبیل چھوڑ کر گلزار کو  
 نیکے سایہ ہم لپٹ جاوین درود دیوار کو  
 دیکھ کر جلتا ہر کسی گرمی بازار کو  
 مفت بھی کوئی نہ لیگا ناقہ تار کو  
 در نہ امید شفا ہوتی سے ہر بیمار کو  
 ماتھ سے دیتا نہ تھا ایسے در شہر کو

کب ہے اے غافل ہیں اندیشہ روز جزا  
جانتے ہیں اینا حامی میڈر کرار کو

کافر ہو جبکو اس سے تمنا زیادہ ہو  
کنج چین ہو یار ہو میناے باد ہو

[illegible]



ہون کرمان میں ہر قسم کے عورت آدم بہت سے ہوتی ہیں انہیں ہر قسم کے  
 جھگڑا ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے  
 غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے  
 غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے

جیسے کڑی کمان سرے کباوہ ہو گریب نقاب تو سر بام استادہ ہو کیونکہ وہ مکتب خشک ہو جواب دادہ ہو ممکن نہیں کہ عقدہ ریشم شادہ ہو	فارغ ہیں یون کشاکش دنیا سخت تن خورشید ایک نیزے پہ آیا یہ یو یقین اشکوں سے اپنا سبزہ مرگان ہر تدمام کیونکہ ہو تیری خاطر نازک ہے اگرہ
---	--

مرد سپاہی رکھتے ہیں نافع خواص شیر  
 مارین اسی کو لاکھ میں جیسرا راوہ ہو

خط مشکین چاہیے کیا اس رخ نور کو کس قدر یہ رند بھی ہیں بہت صبا غور راہ تار یک عدم میں خج بکھانا ٹھو کرین اصل کار تہ نہ پائے کم بہا نقیہ سے سوز شرح ل کی مداد امین بہت گہر گہما ہننے یون رخ ملک کو جلا یا آہ سے چشم تر سوا شک چن ری جو رہی ہیں	ابر کا ہونا نہیں لازم ہے برق طور کو توڑتے ہیں خشت خم سے کاسہ غفور کو کہ نہ شمع دار بلجاتی بیان ہنصور کو کبے ہیرے کی قیمت ریزہ بلور کو جل بھجا جب سینہ تھنڈک پڑی کافور کو پھونکے جھڑک کوئی خانہ زبور کو بند کرتا یک بیک اچھا نہیں باسور کو
--	---

زبون غافل  
 ۶۸  
 روزین دیوار چھوٹے گنا سور کو  
 کات کر کے بنے کسے کو لے کر دیا  
 جب سنبھلا ہے بوجہ اپنا دیا تو دور کو  
 کشن فر دین بھی دیا دین کو دور کو  
 خانہ یون حلقہ زنجیر کو دور کو  
 کھنڈر ویرانہ کو دور کو  
 کھنڈر ویرانہ کو دور کو  
 کھنڈر ویرانہ کو دور کو

ہر قسم کے غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے  
 غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے  
 غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے  
 غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے غم ہوتا ہے ان کے دل میں ہر قسم کے



११



لکھنؤ کی ایک اور عجیب و غریب بات یہ ہے کہ  
 یہاں کے لوگ ایک خاص قسم کی بات کہتے ہیں  
 کہ "ہم نے ایک بار ایک ایسی بات سنی تھی  
 کہ اگر کوئی شخص ایک بار اس بات کو  
 سمجھ لے تو اس کی زندگی بھر اس کی  
 فلاح ہوگی۔" یہ بات سن کر میں نے  
 بہت دلچسپی لی اور اس کی تحقیق کرنے  
 پر آمادہ ہو گیا۔



بیانِ سیرِ دنیا کا یہ عالم ہے غافلِ عالمِ حشر  
 نہ غمِ دنیا کا یہ دردِ حشر عقیقہٴ حشرِ حشر  
 نہ غمِ دنیا کا یہ دردِ حشر عقیقہٴ حشرِ حشر  
 نہ غمِ دنیا کا یہ دردِ حشر عقیقہٴ حشرِ حشر

جہانِ اکِ منزلِ برونِ زمینِ برون  
 جہانِ اکِ منزلِ برونِ زمینِ برون  
 جہانِ اکِ منزلِ برونِ زمینِ برون  
 جہانِ اکِ منزلِ برونِ زمینِ برون

دیوانِ غافل

غافلِ عالمِ حشر کا یہ عالم ہے  
 غافلِ عالمِ حشر کا یہ عالم ہے  
 غافلِ عالمِ حشر کا یہ عالم ہے  
 غافلِ عالمِ حشر کا یہ عالم ہے

نرا لاسارِ عالم سے ہے غافلِ عالمِ حشر نہ غمِ دنیا کا یہ دردِ حشر عقیقہٴ حشرِ حشر	
<p>جذبِ لہریں کیا خونِ جہاں بھل کو                  سیرِ دنیا کی خوش آتی ہو کسے یا بغیر                  ساربانِ جگر کی طرف کھنچو یہ مجنونِ سنجید                  تل یہ کاجل کا زرخندان یہ بنا کر تو نے                  ایک بوسہ نہ دیا اسکا تو کیا اجرا اسکا                  وادیِ نجد کا اندیشہ نہ کر لے لیلی                  پردہ چہرے اٹھا تا ہر وہ اندک اندک                  ابروی چہرہ ترے خالِ بنا گوشِ عشق                  آبِ پیر نقشِ نباتا کوئی تیرے لیے</p>	<p>تا لہو دیکھ کے آجاری نہ غش قاتل کو                  ہم لب گور سمجھتے ہیں لبِ ساحل کو                  ناقہ حیران ہو کہ لہجہ آون کہ محل کو                  داغ اک اور دیارات مہ کامل کو                  گر بھرا موتیوں سے تو نے کفِ سائل کو                  ناقہ دو گام میں کہ جا گیا طرِ منزل کو                  نیم بھل نہ کرے آج کہیں محفل کو                  چین دیتا نہیں از بس کہ کسی عامل کو                  آگ میں بڑھ کر جلاتا ہو کوئی غافل کو</p>
بھول جاتا وہ اگر تم کو نہ تھا اسکا عجب تم تو ہشیار تھے کیوں بھول گئے غافل کو	

انہی غافلِ عالمِ حشر کا یہ عالم ہے  
 انہی غافلِ عالمِ حشر کا یہ عالم ہے  
 انہی غافلِ عالمِ حشر کا یہ عالم ہے  
 انہی غافلِ عالمِ حشر کا یہ عالم ہے



<p>             انتظار یارین اپنے خط گشت دست              بخت خوابید کیسیکامانہ چو کو خواب         </p>	<p>             مٹ گئے ہیں گیتے گئے روزیادہ سال کو              زیب پائے کیا می کم صد اخلاخاں کو         </p>
---	---

قطع کرنا رشتہ ہفت کا عاقل خوب ہر  
کون ساتھ اپنے لگاؤ رکھے اس حجال کو

تحسیر اُسکی ناز کی عضو تنہو  
 عریان اٹھیں گے قبر سے آخر خوش کو  
 صیاد وان نہ رکھ نفس بلبل اسیر  
 تیشے کے جو دہیں نکل آئی ہر زبان  
 بے سعی غیر نکلے ہر در یاد کوں گم کام  
 منصور کو جو دار پہ کھینچا بجا کیا  
 میں نے تو سینہ جاک کیا اُسے پیر  
 از بسکہ صاف دل میں منظور ہو  
 اتنا بھی سادہ رو خوش آتا نہیں  
 جائے قلم اگر رگ برگ سمن نہو  
 رکھ دو مہین یو نہیں جو نہیں ہے کفن نہو  
 برسوں جہان گزاریں سیم چمن نہو  
 پیاسا ترے لہو کا تو امی کو کہیں نہو  
 چشمے میں کچھ بھی حاجت اور نہو  
 وہ بات کیوں کہے جو سزا دہن نہو  
 مجنوں پہ خم سینہ مرا خندہ زن نہو  
 نامہ بھی تجکو بھیجیں تو اس میں شک نہو  
 اک آدھ لفری کی جسمیں بھیج نہو

[illegible]

44

دیوان غافل

ابتدا میں نہ اس سے صحت انسان ہم تو  
کھڑوں نعل مبارک میں گھس گھس میں  
نہو سے غصہ پیڑھے دل کے شوق  
ہست ہو پیڑھے دل کے بھی ازان ہم تو  
غیر دل پیڑھے میں اس کے ضبط ازان  
خوف صبر سے بھی ہو نہ اس کے سیران ہم تو  
نہ گئے حال سیران میں  
نہ گئے حال سیران میں

خون صباغ دے  
دیکھ کر اوسے لگے حال  
دست و پا پابند ہو  
دمنہ مارین گئے یہ بھی برا  
سجشن تازہ

کہ جس نے دنیا میں جو کچھ سوارِ الزام سے  
 اور جسے بھی کفر و فحشاء سے روکا ہو  
 ہماری جاؤں میں اگر کسی نے ہماری  
 وہ جاؤں کی اگر کوئی اور سے تباہی  
 خوب تباہی ہو جائے تو یہ  
 اظہار







وہ زلف بھرنے اگر شکل نشان کا ہر ذرہ  
 ا جادوں اگر صورت دیدار میں  
 ہر ذرہ اسی فانی کا چشم ناز میں  
 تصویر اسے عانی کی اگر بات ناز میں  
 سرگرم فن بھٹکے وہ کام و زبان ہو  
 بیمار جنت کو اگر اپنے دہ دیے  
 زندہ یہ بھن داسم دی کالیاں ہو  
 دیر سے ۶۶ نال چم عشاق بن غافل

دولت ان غافل

شہزادین جگہ کہ نصرت کا بیان ہو  
 شہزادین کعبہ بویادیرنان ہو  
 شہزادین کعبہ بویادیرنان ہو  
 شہزادین کعبہ بویادیرنان ہو  
 شہزادین کعبہ بویادیرنان ہو  
 شہزادین کعبہ بویادیرنان ہو  
 شہزادین کعبہ بویادیرنان ہو  
 شہزادین کعبہ بویادیرنان ہو  
 شہزادین کعبہ بویادیرنان ہو  
 شہزادین کعبہ بویادیرنان ہو

کام تھا عالم امکان سے بھلا کیا ہمو ایک مدت سحر لاش ہن یار میں ہم پس دوار تر کو چپے میں ہم نیٹھے میں شمع سان یاد قد یار میں تے روتے دیکھتے ہیں جو کبھی دیدہ و حد ہیں سے دین کے کام کرنے لائق دنیا میں ہم تن پر داغ سے جل جل کے کفن خاک ہوا ہیراں جاتے رہے دشت خطرناک کیچ شہزادان نہیں جو خاک پھر کیا ہے اشک کو ہر ہر اگر سخت جگر عیاوت	جذبہ عشق بیان کھینچ کے لایا ہمو اس قدر کم ہیں کہ پاتا نہیں عقدا ہمو آج جنت میں ملاسا یہ طوبی ہمو موج اشکوں کی ہوئی سلسلہ ہمو نظر اتا ہے ہر اک قطرے میں زریا ہمو نہیں معلوم کیا کس لیے پیدا ہمو مر گئے پر بھی کیا عشق نے رسوا ہمو صورت نقش قدم چھوڑ کے تنہا ہمو اک نیا روز دکھاتا ہے تاشا ہمو دولت عشق سے سب کچھ ہر میا ہمو
--	---

خواہش حور و غافل نہ ہو جسنت کی آرزو سے کہ نہ کچھ بھی تمتا ہمو	مرغ دل عشاق کی خاطر نشان ہمو جب تک نہ تری ناول مرگیاں کا نشان ہو
--	---

وہ زلف بھرنے اگر شکل نشان کا ہر ذرہ  
 ا جادوں اگر صورت دیدار میں  
 ہر ذرہ اسی فانی کا چشم ناز میں  
 تصویر اسے عانی کی اگر بات ناز میں  
 سرگرم فن بھٹکے وہ کام و زبان ہو  
 بیمار جنت کو اگر اپنے دہ دیے  
 زندہ یہ بھن داسم دی کالیاں ہو  
 دیر سے ۶۶ نال چم عشاق بن غافل







7.



1



غنچه خان  
 ایک دربار  
 جہان بین  
 شہین

مزا لے جو مری طلع اسکو جلنے میں  
 جو کھوئے محرم آب دان کو تالاب جو  
 مدد سے طالع گزشتہ کے عجب کیا ہو  
 اٹھے جو یار کے زشار آئین سے نقاب  
 شب وصال جو آہستہ جلنے کو کیسے  
 جو تیری خیم کا قاضی کو بھی اشارہ ہو  
 وہ آئے فاتحہ پڑھنے جو بعد مدت کے  
 بدل بہار سے ہوئے خزان گلشن عمر  
 کہیں تو دفن ہو فراداد کہیں مجنون  
 چکور گھی کے جلائے چراغ دریا پر  
 سوال شکے مرا آپ ہیں بے تاب ہوش  
 وہ لالہ روپے گلگشت باغ آیا ہے  
 خیال جسکا کہ بیداری میں ہے ہر دم

تو آگ سے نہ کبھی پھر رخ کہا پھر  
 عدم کو جاتو ہوے راہ سے جاب پھر  
 جو کوئی بار سے قاصد مرثا پھر  
 تو حشر کو تہ ادھر روئے آفتاب پھر  
 تو صدر سے میری فلک اور بھی ستا پھر  
 بغل میں رہے ہو شیشہ شراب پھر  
 مری محد سے نہ کلی صدا پھر  
 جو پھر بھی جاو کبھی موسم شباب پھر  
 نہ کوہ و دشت میں روتا ہوا سحاب پھر  
 جو تجھ سے مل مرا اور شکا ہتا پھر  
 یہ وہ گد انہیں جو در سے در جواب پھر  
 ہزار شک کہ دن تیری ای کلاب پھر  
 اسی کی آنکھوں میں صورت میان آ پھر

[illegible]



نظر آئے ہیں جس بارے میں  
مورثہ جاری موت مالکوں  
مورثہ جاری موت مالکوں  
مورثہ جاری موت مالکوں

دیوان حافظ

[illegible]

جو رتبان ہند سے غافل تنگ ہوں  
میں تو ابھی چلوں جو کوئی کر بلا چلے

<p> بست وہ گمیں تہا ہر استوار کھون سے  اڑتے ہیں ستار کھون آنچھوڑا کھون سے  کیا ہو قتل اک عالم کو جبکہ لالہ دہرنے  چڑھے وہ غیرت شمع تجلی گر نظر تیری  دل صافی کا گرہ پاس میں باقی کو  کیا ہے سینے طواک کام میں اہ حقیقت کو </p>	<p> کہ روڈ روڈ تیراں جا مارا ہر نور کھون سے  کیا ہر شرم کی پرکھ کو شاید دور کھون سے  خداوند ابچا نامجھ کو آنچھوڑا کھون سے  ابھی گرجا ای موسیٰ چراغ طوار کھون سے  اٹھائے ریزہ ٹائے ساغر بلور کھون سے  قدم میر لگائیں شبلی نہ صور کھون سے </p>
--	--

لکھن کو جو راز کوئی غافل نہ دیکھے  
چاہے اس کو کئی مہینہ گزر گیا  
عین زبانی کی طرح سے یاد رکھے  
دل کی باتیں نہ بولے نہ لکھے  
کروں میں نہ پھرے نہ بولے نہ لکھے  
بے



بزرگ و پریری جان  
 کیون پریری جان  
 دیا دیوانگی  
 زینق ایسا غبار کا ران  
 زینق ایسا غبار کا ران

بے قد یا رانگھونین دین سرو باغ ہے  
 وہ بت ہر تو کہ آنکھ کی تپلی بنائیے  
 دیکھا ہر جیسے حلقہ عشاق ترے گرد  
 جیسے تکلف من تو درمیان نہیں  
 روئے صبا یہ کب در گلزار بندہ ہر  
 دیوانہ پیر من نکر و چاک کیا کرے  
 یارب ہماری آنکھ کا پردہ پسند ہو  
 مڑتا ہوں میں تو حلقہ گیسو شک سے  
 اللہ ری جذب عشق کہ باد صبا کے تھم  
 مجنون فیر کون سی لیلی کا قدر دان

سولی کھڑی ہو جیسے گنہگار کے لیے  
آنکھوں کو ڈوریوں سے زنا کر کے لیے  
جلتی ہے شمع گرمی بازار کے لیے  
میرے لیے ہر یار تو مین یار کے لیے  
راہیں کھلی ہوئی ہیں طلبگار کے لیے  
کچھ مشغلہ ضرور ہے بیکار کے لیے  
درکار ہے نقاب رخ یار کے لیے  
بوسے ہزار مائتری رخسار کے لیے  
گل اڑ کے آئے مرغ گرفتار کے لیے  
مطلوب ہی حبان طلبگار کے لیے

خلوت سرائے خاص میں غافل کا ہر گز  
پردہ نہیں ہے محرم اسرار کے لیے

وہ جوش تو جوانی اب کہاں ہے	نہ وہ نالہ نہ وہ شور و فغان ہے
----------------------------	--------------------------------

ویا دیو لعلی  
 زینق این غبار کاروان سے اسے  
 ہمارے نفع میں ہے ایک کھجور بات  
 گری ہے اس میں کہ زبان سے  
 بھرا جس میں اکثریت اسے  
 بزرگ سے بھرا ہے دردمند  
 ن کا مدد میں جو جوان ہے  
 کس عالم ہے اب ماضی دل کا  
 کس ملک میں ہے گاہے شادمان  
 ب



شب چہانی کا جھگوکھکا زبکہ روز وصال بھی ہے  
 اگر ہے رنگ نشاط منہ پر تو دل میں کچھ کچھ ملاں بھی ہے  
 ہونے ہیں جون خار شانہ لاغر بدن میں کچھ لینے حال بھی ہے  
 وہ گل تو زلفین بنا رہا ہے اسے ہمارا خیال بھی ہے  
 ثبات کار جہان ہو کیونکر زمانے کا ایک حال بھی ہے  
 عروج ہے تو نزول بھی ہے کمال ہو تو زوال بھی ہے  
 یقین یہ ہے کہ آجکی شب فلک نہ چھوڑے گا جھگوکتا  
 جو کما شان ہے سان نبھائے تو تیغ برکت ہلال بھی ہے  
 نہ پوچھو جو کو کہن پہ گزری سنا ہی ہو یگانہ حال اسکا  
 یہ سچ کہا ہے کہ عشق بازی نہیں ہو آسان مجال بھی ہے  
 کہ ہر گیا ہے خیال تیرا کمان ہے او شاخ یا سمن تو  
 سمجھ کے دعویٰ نازی کی کر چمن میں نہ تو نہال بھی ہے  
 عجب نہیں اسکا زشت روی بھی جو آپ کو جانے خوبصورت

شب چہانی کا جھگوکھکا زبکہ روز وصال بھی ہے  
 اگر ہے رنگ نشاط منہ پر تو دل میں کچھ کچھ ملاں بھی ہے  
 ہونے ہیں جون خار شانہ لاغر بدن میں کچھ لینے حال بھی ہے  
 وہ گل تو زلفین بنا رہا ہے اسے ہمارا خیال بھی ہے  
 ثبات کار جہان ہو کیونکر زمانے کا ایک حال بھی ہے  
 عروج ہے تو نزول بھی ہے کمال ہو تو زوال بھی ہے  
 یقین یہ ہے کہ آجکی شب فلک نہ چھوڑے گا جھگوکتا  
 جو کما شان ہے سان نبھائے تو تیغ برکت ہلال بھی ہے  
 نہ پوچھو جو کو کہن پہ گزری سنا ہی ہو یگانہ حال اسکا  
 یہ سچ کہا ہے کہ عشق بازی نہیں ہو آسان مجال بھی ہے  
 کہ ہر گیا ہے خیال تیرا کمان ہے او شاخ یا سمن تو  
 سمجھ کے دعویٰ نازی کی کر چمن میں نہ تو نہال بھی ہے  
 عجب نہیں اسکا زشت روی بھی جو آپ کو جانے خوبصورت

شب چہانی کا جھگوکھکا زبکہ روز وصال بھی ہے  
 اگر ہے رنگ نشاط منہ پر تو دل میں کچھ کچھ ملاں بھی ہے  
 ہونے ہیں جون خار شانہ لاغر بدن میں کچھ لینے حال بھی ہے  
 وہ گل تو زلفین بنا رہا ہے اسے ہمارا خیال بھی ہے  
 ثبات کار جہان ہو کیونکر زمانے کا ایک حال بھی ہے  
 عروج ہے تو نزول بھی ہے کمال ہو تو زوال بھی ہے  
 یقین یہ ہے کہ آجکی شب فلک نہ چھوڑے گا جھگوکتا  
 جو کما شان ہے سان نبھائے تو تیغ برکت ہلال بھی ہے  
 نہ پوچھو جو کو کہن پہ گزری سنا ہی ہو یگانہ حال اسکا  
 یہ سچ کہا ہے کہ عشق بازی نہیں ہو آسان مجال بھی ہے  
 کہ ہر گیا ہے خیال تیرا کمان ہے او شاخ یا سمن تو  
 سمجھ کے دعویٰ نازی کی کر چمن میں نہ تو نہال بھی ہے  
 عجب نہیں اسکا زشت روی بھی جو آپ کو جانے خوبصورت

شب چہانی کا جھگوکھکا زبکہ روز وصال بھی ہے  
 اگر ہے رنگ نشاط منہ پر تو دل میں کچھ کچھ ملاں بھی ہے  
 ہونے ہیں جون خار شانہ لاغر بدن میں کچھ لینے حال بھی ہے  
 وہ گل تو زلفین بنا رہا ہے اسے ہمارا خیال بھی ہے  
 ثبات کار جہان ہو کیونکر زمانے کا ایک حال بھی ہے  
 عروج ہے تو نزول بھی ہے کمال ہو تو زوال بھی ہے  
 یقین یہ ہے کہ آجکی شب فلک نہ چھوڑے گا جھگوکتا  
 جو کما شان ہے سان نبھائے تو تیغ برکت ہلال بھی ہے  
 نہ پوچھو جو کو کہن پہ گزری سنا ہی ہو یگانہ حال اسکا  
 یہ سچ کہا ہے کہ عشق بازی نہیں ہو آسان مجال بھی ہے  
 کہ ہر گیا ہے خیال تیرا کمان ہے او شاخ یا سمن تو  
 سمجھ کے دعویٰ نازی کی کر چمن میں نہ تو نہال بھی ہے  
 عجب نہیں اسکا زشت روی بھی جو آپ کو جانے خوبصورت



سادہ دینی ہے اس کے معنی میں جبر کا کوئی حصہ نہیں ہے بلکہ یہ صرف خدا کی قدرت کا بیان ہے۔  
 کون ہے ایسا کہ وہ دل بستہ دنیا میں رہے اور دنیا سے بے رغبتی ہو؟  
 کیونکہ دنیا ہی ہے جس نے دل کو بند کر دیا ہے۔  
 دادی اور جبر کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ صرف خدا کی قدرت کا بیان ہے۔  
 یعنی جبر کا کوئی حصہ نہیں ہے بلکہ یہ صرف خدا کی قدرت کا بیان ہے۔  
 کیونکہ دنیا ہی ہے جس نے دل کو بند کر دیا ہے۔  
 سر یہ کہ دنیا ہی ہے جس نے دل کو بند کر دیا ہے۔  
 میں اٹھتا ہوں وہ کوئی دیکھتا ہے۔

کیونکہ دنیا ہی ہے جس نے دل کو بند کر دیا ہے۔  
 سر یہ کہ دنیا ہی ہے جس نے دل کو بند کر دیا ہے۔  
 میں اٹھتا ہوں وہ کوئی دیکھتا ہے۔

# دیوان غافل

۸۲

کیا دل خستہ اسباب خاک فساد ہے  
 استخوان سے عاشق صاف تر از زین  
 جان نیا کی شکل جو دلدادہ ہے  
 کیا بھی ایسے ہیں جلتے و جھپٹے  
 ایسے ہی ہیں جو بے باک و بے رحم  
 کیا بھی ایسے ہیں جو بے باک و بے رحم  
 کیا بھی ایسے ہیں جو بے باک و بے رحم

گدا سے ناچیز ہیں ہمارا خیال اتنا ہے کب کہ اسکو	
جو کبہ جاہ و جلال ہے تو غرور حسن و جمال بھی ہے	
نہ خواب و نور کا ہر دھیان مجھ کو نہ تن بدن کی ہر پوش ناصح	
خیال جانان میں محو ہوں میں مجھے کچھ اپنا خیال بھی ہے	
قنادگی سے غبار رہ کو ملی ہے اوج ہوا پہ جاگہ	
جو آپ کو جانے سب سے ناقص برابر اس کے کمال بھی ہے	
پھنسنے میں کتنے ہی طائر دل بھار غینو کے پیر میں	
غرض کہ ثابت ہوا یہ مجھ کو قبا بھی ہے اور جال بھی ہے	
مثال فرشتہ اسکے منہ پر نظر تھرتی نہیں ہر اصلا	
لڑا کے اس سے آنکھ کوئی کیسی اتنی مجال بھی ہے	
برنگ ماہی کسی نے مجھ کو کیا تھا چوزنگ کیا عدم میں	
جو زخم تمشیر ہے بدن پر تو خلق میرا حلال بھی ہے	
گدا سے نظارہ باز ہوں میں جو پاس رکھتا ہے دولت حسن	

اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا ہی ہے جس نے دل کو بند کر دیا ہے۔  
 سر یہ کہ دنیا ہی ہے جس نے دل کو بند کر دیا ہے۔  
 میں اٹھتا ہوں وہ کوئی دیکھتا ہے۔



چنانچہ شہزادہ کا ایک بھائی تھا جس کا نام تھا  
 شہزادہ کا ایک بھائی تھا جس کا نام تھا  
 شہزادہ کا ایک بھائی تھا جس کا نام تھا  
 شہزادہ کا ایک بھائی تھا جس کا نام تھا

کیا دل گل نہیں ہے  
 قیاس زنگ نہیں ہے  
 قیاس زنگ نہیں ہے  
 قیاس زنگ نہیں ہے

کیا شکوہ کہ میں غمناک ہوں  
 مارا ہے ہزاروں کو بڑی جنت میں  
 مہمان سنا لک کی افواہ کو  
 مہمان سنا لک کی افواہ کو

یہاں سے لے کر  
 یہاں سے لے کر  
 یہاں سے لے کر  
 یہاں سے لے کر

اس سراد میں ہر دم مقام کو چ ہے اس سراد میں ہر دم مقام کو چ ہے اس سراد میں ہر دم مقام کو چ ہے	کوئی بیٹھا ہو کوئی پاؤں رکاب تادہ ہے کوئی بیٹھا ہو کوئی پاؤں رکاب تادہ ہے کوئی بیٹھا ہو کوئی پاؤں رکاب تادہ ہے
اسکر دے حیرت افزا کا پیرا جو طے کس اسکر دے حیرت افزا کا پیرا جو طے کس اسکر دے حیرت افزا کا پیرا جو طے کس	مثل آب آئینہ دریا کا اب تادہ ہے مثل آب آئینہ دریا کا اب تادہ ہے مثل آب آئینہ دریا کا اب تادہ ہے
بیٹھے کا حکم ہے محفل خوبان کو چ بیٹھے کا حکم ہے محفل خوبان کو چ بیٹھے کا حکم ہے محفل خوبان کو چ	دست بستہ سامنہ پر شمع و تاب تادہ ہے دست بستہ سامنہ پر شمع و تاب تادہ ہے دست بستہ سامنہ پر شمع و تاب تادہ ہے
آفتاب صبح جیسو روز پوتا ہے خدا آفتاب صبح جیسو روز پوتا ہے خدا آفتاب صبح جیسو روز پوتا ہے خدا	کیا یہ اسکا خیمہ زرین طناب تادہ ہے کیا یہ اسکا خیمہ زرین طناب تادہ ہے کیا یہ اسکا خیمہ زرین طناب تادہ ہے
گر نہ اسکو سامنے گردن جھکا دوں کیا کروں گر نہ اسکو سامنے گردن جھکا دوں کیا کروں گر نہ اسکو سامنے گردن جھکا دوں کیا کروں	قتل پر میری وہ سرگرم عتاب تادہ ہے قتل پر میری وہ سرگرم عتاب تادہ ہے قتل پر میری وہ سرگرم عتاب تادہ ہے

یہ وہی غافل و جوہا کل ملک سندھین  
 آج کو اس در پہ با حال خراب تادہ ہے

نگاہ یار سے آج بے تقصیر پھرتی ہے مرقع ہری آنکھوں میں کیا یار ان فتہ کا ترا دیو انہ جیسے اٹھ گیا محلے دشت کے تری تلوار کا منہ ہے پھر جا تو پھر جاے کبھی تو کھینچ لائی اسے گو غریبان پر بیان کس سے ہوئی یار کی شیر کلامی کا	کیسی کچھ نہیں جلتی ہر تقدیر پھرتی ہے جو نظر و کوتلے ہر یک کی تصویر پھرتی ہے گلوے کی طرح سو دھندلتی زنجیر پھرتی ہے ہماری آنکھ کا قاتل تہ شمشیر پھرتی ہے کہ مدت ہماری خاک انگیر پھرتی ہے زبان پرانی اتک لذت تقریر پھرتی ہے
--	---



گر حلقہ تبیج میں گردن ہر کسی کی  
وابستہ ہے تو رشتہ زہار سے کوئی

تہا نہ ہمیں اس میں گئے جان سے غافل

جانبیرہ ہو غشق کے آزاد سے کوئی

چمن کو چہ جاتان سے یہ کیا آتی ہے  
 ایک وہ بت نہیں آتا ہر سے مرقد پر  
 لیکے پیغام زبانی جو چلا ہر قاصد  
 عشق نے عالم پر یہیں تیا ہر مجھے  
 کسے دین دست نگارین کا ہون خمی یارب  
 جی میں آتا ہو سچا سے سین پوچھوں جا کر  
 صبح کس طرح سے ہو گی شب بھور فراق  
 کس طرح قافلہ ملک عدم کو دھونڈھیں  
 چھوڑ جاتا ہو وہ جب گھر میں اکیلا محکو  
 یاد کیسو میں الجھتا ہر شام سے دل

[illegible]

میرزا خان خاقل

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱











و اسے ناکامی کہ خط جبین بند تھا تھامیر  
کہ بہتر کام دی تو تیرا بازو سے  
دوست پہلو سے دشمن میں پیرا دھما  
پوٹ نہ تھا جو دکھ پہلو اس پہلو  
تو کل کا جسے وہ معلوم ہے اس کا چو  
جنگ اور اسے یطین و سی و فغان کا  
سادہ گوئی کی امی قدرت و انجمنی سے  
میں پہلو سے پہلو بھی با کیو ناما  
میں پہلو سے پہلو بھی با کیو ناما  
میں پہلو سے پہلو بھی با کیو ناما

عاشق  
زاید اکبر  
میں وہ مخبون  
دشت و شربت  
عقدہ ہند  
گنتی  
ات

میرزاخان غازی

جی غش ہی کی بادیوں کی آواز سے  
 خاک بھی دیکھو ان کو بکھرے ہوئے  
 باز اسے کانٹین میں تری جوتے  
 اس قدر یاد میں سن رہے ہوں کہ  
 لیگیل اس میں رہتے ہوں کہ  
 جیسے اطراف میں پوچھا کہ جوتے  
 لوگ اسے میں پہنے دیئے کہ آہن  
 ہوں زنجیر میں ہوتا ہے کہ آہن  
 نہ اس کا آہن ہو کہ آہن  
 نہ اس کا آہن ہو کہ آہن

سرگزشت سوز بحرِ کانہ پوچھو ماجرا  
 آمد آمد ہے الہی آج کس مویش کی  
 وہ بگڑ بیٹھے ہیں جیسے آبی ہر جان پر  
 دستِ پاک خون میں بھرنای و غوغا شقا  
 نفست خوان سلیمان کی نہیں مجاہدوں  
 جلد کر جاتے ہیں عاشق بہرستی سے عبور  
 موج زن دریا موی ہر ہقد رخخاؤں میں  
 دور کر تا ہر جو خطا سبز کو عارض سے تو  
 جسکو شکر کانِ حلجائیں وہ فسانہ ہر  
 مثل چشمِ منظر جو داورِ میخانہ ہر  
 ہم بیان تے ہیں روانِ باز معشوقانہ ہر  
 ٹکے سرگزنا زمین پر سجدہ شکرانہ ہر  
 مور قانع کی طمع خرمین مجھے یکدہ ہر  
 شمع روشن بادیاں کشتی پروانہ ہر  
 صوت گرداب گردش میں اک پیمانہ ہر  
 کیا ریاض حسن میں سبز بیکانہ ہر

داؤن اے غافل سمجھا رکھ قمار عشق میں  
جان کی بازی خیر یاں کیا بازی طفلانہ ہو

حور کو کتوہیں خوش چہرہ بھلا کس سے  
 دولت حسن کے جاؤ کا نہ کرو فوس  
 جسے تن بھونک دیا آتش فروغ نے مرا  
 آنکھ سی آنکھ نہ کیوہیں سے کیوہیں سے  
 ماتھ آئی نہیں جو چیز گئی قابو سے  
 آگ کا شعلہ نکلتا ہرین ہر ہوس سے

نور دین محمد بن ابی طالب علیه السلام  
فدیه اسادت درازی کی پیایی  
از شمس ایامت کای باروت جاس  
بهری کامل از لطف کار انوار و جاس  
دل صد جانم از اشانه هفت احوال  
ز صحنه بین ترا از ابو ذر

بنیادی



دامن دشت بخت خدا لاله زار  
 دامن دشت بخت خدا لاله زار  
 دامن دشت بخت خدا لاله زار  
 دامن دشت بخت خدا لاله زار

ہمارا نامہ اعمال ہی رہا کہ  
 ہمارا نامہ اعمال ہی رہا کہ  
 ہمارا نامہ اعمال ہی رہا کہ  
 ہمارا نامہ اعمال ہی رہا کہ

سنا تکی یار کا حاصل تب مزا کینچ قفس میں آج بھر کتا ہے طبع وہ بے نصیب کشتی نہیں تھے ہوں میں لیکر نفل میں شیشہ محو چلا ہے شیخ گھاہک کئی ہیں آئینہ دل کے اندرون کیوں سبیل عزیز رکھوں چشم یار کے اسلام کا ثبوت ہر اسے شیخ کفر سے تڑپے نہ وقت فرج یہ تم ہی میں جو چکر جھکیں میں یوں میں یہ عروہا شک ہم وہ ہیں بے ثبات کہ گل سے ہماری طرف بسمل کی طرح تڑپے ہر دل کیا عجب اگر توڑو گانہ میں شیشہ لخت کو زہن ہار کھون سکتے پانی کا اپنے جو اجرا	جبے رسیاں سے شرم کی دیوار ٹوٹ جا بازو ترانہ مرغ کرتا رٹوٹ جا باری مری جو آئے تو ٹکوار ٹوٹ جا کیا سیر ہو اگر سر بازار ٹوٹ جا جھکڑا چلے جو پیش خریدار ٹوٹ جا ڈر ہے ہی نہ خاطر بیمار ٹوٹ جا تسبیح ٹوٹ جائے جو زنا رٹوٹ جا ایسا نہو کہ خیر خوشوار ٹوٹ جا جسطح موتیوں کا کہیں بار ٹوٹ جا سوار گر بنا میں تو سوار ٹوٹ جا تار رنوسے سینہ انگار ٹوٹ جا تیری طرف ہو ٹوٹے تو ای بار ٹوٹ جا پاسے قلم مہین زم رفتار ٹوٹ جا
---	--

دیوان خاطر  
 ۸۸  
 منور جاری ہر اک خون کا شکار  
 جواب نامہ منور کا شکار  
 کیا یاد دلائے گا خازین کے تار  
 عزت و سوسے میں آرام و سہل حال  
 لانا چین میں کو فطر زین کے نیلے  
 کار گاہ صفت و قدرت و

دامن دشت بخت خدا لاله زار  
 دامن دشت بخت خدا لاله زار  
 دامن دشت بخت خدا لاله زار  
 دامن دشت بخت خدا لاله زار







اس بلبل و دریا کی ہمارے دریا کا دھندہ نہیں کیا  
 بی روز غم دل کی ہمارے دریا کا دھندہ نہیں کیا  
 کس اور اس کے آئینے کی ہمارے دریا کا دھندہ نہیں کیا  
 دریا اس کے آئینے کی ہمارے دریا کا دھندہ نہیں کیا  
 جھونکی طرح انارک پوچھتا ہوں کیا  
 جس خون نوبہن میں کوئی شک ہے  
 اے سلیب کی کوئی تصویر کیا  
 ہم بھی جھلک رہے ہیں فیروز گشت  
 اسے ہوس و شرک و نفاق یاد رفت میں

دیوان غافل ۹۰

غافل کسی سے انکار نہ پیر کا کھلے  
 رون گلشن جو پوئی بیل شاو سے  
 باغبان لینے کو اتنا خانہ صیار سے  
 بلکہ تنگ سے میں افغان دل شاو سے  
 بیکہ سپاہ میں فریادی مری فریاد سے  
 بیکہ سپاہ میں فریادی مری فریاد سے  
 بیکہ سپاہ میں فریادی مری فریاد سے  
 بیکہ سپاہ میں فریادی مری فریاد سے

جب تک نہ لہو درہ توذیر سے ٹپکے اک قطرہ نہ آب دم شمشیر سے ٹپکے اغلب ہو کہ جو بن تری تصویر سے ٹپکے جس گھر میں ہوں مری تقدیر سے ٹپکے کہتے ہیں یہ میوہ کی تدبیر سے ٹپکے افسونہ کبھی دیدہ زنجیر سے ٹپکے جم جائے لہو اور نہ شمشیر سے ٹپکے خون کیون مریاے کی تحریر سے ٹپکے رس کیون ہمارے لب تقریر سے ٹپکے گر رنگ خا خانہ تحریر سے ٹپکے پانی کی کوئی بوند جو تعمیر سے ٹپکے	میں ہوں گنگار نہ چھوڑے مجھے قاضی زخمی ترا مر جائے اگر پائیں کے مارے پڑ جائے اگر حسن جوانی کا تر عکس دن رات جو رہتا ہر کرم ابر بلا کا جب کبھی میں سب کو ہم یاد دقن میں کیا کیا نہ اسیری میں ہوا حال ہمارا میں وہ ہوں فادار اگر فریج کرے تو لکھا ہر تمنای شہادت میں اسے خط ہم وصف کیا کرتے ہیں شیریں ہنوں کا لکھا ہوں صفت پنجہ رنگین کی عجب کیا بے یار وہ برسات میں پیکار سے نہیں کم
--	--

غافل کی یہ طاقت ہو کہ آنکھ اس سے ملائے  
 جب زہر نگاہ بت بے پیر سے ٹپکے

غافل کی یہ طاقت ہو کہ آنکھ اس سے ملائے  
 جب زہر نگاہ بت بے پیر سے ٹپکے  
 غافل کی یہ طاقت ہو کہ آنکھ اس سے ملائے  
 جب زہر نگاہ بت بے پیر سے ٹپکے







نہیں معلوم نہ افلاک کس کا نشانہ ہے  
 کی برآمد کس کی برآمد کس کی برآمد  
 اس قول پر اور کس کی برآمد کس کی برآمد  
 فدا کی ہو وہ کس کی برآمد کس کی برآمد  
 دیکھیں کس کی برآمد کس کی برآمد  
 مزار مفسر دہی دہی الف غائبانہ  
 کہ بیان پھر دہی دہی دہی دہی دہی  
 سب دہی دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 کہ جس کو جنس کی چلائی نہ چلائی  
 بھاتا دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 ۹۲

دیوان خاقل

جہاں کا دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 نہیں دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 نہاں گاہ کا دہی دہی دہی دہی دہی  
 گئے جہاں دہی دہی دہی دہی دہی  
 نہ جہاں دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 نوای دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 فضاں دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 کہ دہی دہی دہی دہی دہی دہی

اسی کو تری اور غلہ دل ہر دم بھی نہیں  
 سنے وہ کان جھک کر کیون میر قصہ دشت  
 گل خورشید معشوق خورشید قیاس ہے  
 نہیں خیال کا دانہ سلیمانی کا دانہ ہے  
 نئی یہ دستان ہر گنہ مجنون کا فسانہ ہے  
 چمن میں شور و شر محبو بلبل کا ترانہ ہے

اسی کو تری اور غلہ دل ہر دم بھی نہیں  
 سنے وہ کان جھک کر کیون میر قصہ دشت  
 گل خورشید معشوق خورشید قیاس ہے

بہا جاتا نہیں یہ تخت دل شکون سے نافل  
 کس کو لال تھیلی میں مرا نامہ روانا ہے

عجائب سر پر ہی کا پان جھاکر سکرانا ہے  
 عبت آرخ اگر کہ میں سینہ لشیون کسانا ہے  
 تماشائے تبار کا اپنی دکھانا ہے  
 وصال یار عز نزدیک یان دور جانا ہے  
 اتحاد دے رنگین ہو اگر پڑہ اٹھانا ہے  
 مجھے صیاد شاید طائر تصویر سمجھنا ہے  
 ادھر آج بھی کہیں ہی برق آفت شوق میں تیر  
 تماشادیکھتے ہیں وز ہم دولت گریہ کر  
 کہ جو موتی کا دانہ تھا سوا بنگل کا دانہ ہے  
 کوئی یہ قصہ جانکاہ سکر خواب تار ہے  
 در محبوب پر اکدن چہن دھونی رانا ہے  
 مسافر ہوں عدم کا کوئل حلت سادیا نا ہے  
 گل خورشید سے اکدن چہن تجکو مانا ہے  
 کہ میں کیسے قفس میں شہنشاہی ہونہ دانا ہے  
 بنا ہر دانہ باروت جو خرمن میں انا ہے  
 کہ فوارہ مژہ ہر خوش اکھیں دل خزانہ ہے

جہاں کا دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 نہیں دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 نہاں گاہ کا دہی دہی دہی دہی دہی  
 گئے جہاں دہی دہی دہی دہی دہی  
 نہ جہاں دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 نوای دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 فضاں دہی دہی دہی دہی دہی دہی  
 کہ دہی دہی دہی دہی دہی دہی



جہاں میں کھینچا گیا ہے وہاں کھینچا گیا ہے  
 جہاں میں کھینچا گیا ہے وہاں کھینچا گیا ہے  
 جہاں میں کھینچا گیا ہے وہاں کھینچا گیا ہے  
 جہاں میں کھینچا گیا ہے وہاں کھینچا گیا ہے

تو آنکھیں کم نہیں ہیں البتہ  
 اُسے کیا دیکھے کوئی دور میں سے  
 گرا جو پھول اُسکی آستین سے  
 نہ اٹھے پھر زمین کا وزین سے  
 نہیں اگتا ہر سبزہ اُس میں سے  
 ملا بھی ہے خزانہ تو زمین سے  
 دھوان اٹھتا ہر بحر آتشیں سے  
 عرق جب یار نے پوچھا زمین سے

۹۳ دیوان غافل

جہاں میں کھینچا گیا ہے وہاں کھینچا گیا ہے  
 جہاں میں کھینچا گیا ہے وہاں کھینچا گیا ہے  
 جہاں میں کھینچا گیا ہے وہاں کھینچا گیا ہے  
 جہاں میں کھینچا گیا ہے وہاں کھینچا گیا ہے

حقیقہ ہے اگر وہ روئے خدا ان  
 رگ جان سے بھی جو نزدیک تر ہو  
 گریبان میں رکھا رضوان نے لیکر  
 رکھیں اسپر جو تیرا کوہ تکین  
 ترے دل سوختہ ہیں دفن جس جا  
 فلک کیا پاس رکھتا ہر جو مانگین  
 سرخ روشن پہ یہ زلفیں نہیں ہیں  
 ستارے گم ہوئے خورشید نکلا

چمن میں کسے پردہ سرخ سے اٹھا  
 جو سارے گل ہیں غافل یا نہیں سے

عرق چکا جہان اُسکی جبین سے  
 زمین آسمان ہل ہل گئے ہیں  
 خدا کے واسطے ایبت اٹھا مے

ہوا الماس پیدا اُس میں سے  
 شب فرقت مری آہ حزین سے  
 حیا کا پردہ روئے شریکین سے



[illegible]



9.



جس طغیانی ہے قبر ترے تشنہ کام کی  
 لیکو ہر بادشہ سے مجال مقام کی  
 برج حمل بنے وہیں جستانی بام کی  
 رکھتے ہیں آرزو ترے دیوان عام کی  
 درگزر ہے چٹکی سے ہم اس سب غلام کی  
 تیغ گلی کو کب ہوئی حاجت نیام کی  
 سادی انگوٹھی ہو گئی سینے کے کام کی  
 لذت ہر کب طعام میں ترک طعام کی  
 کافی ہے اسکے واسطے رسی زمام کی  
 بیل نے اک سبق میں گاتانجام کی  
 آتی ہے تکرار سے صد ارا نام کی  
 دیوانہ مشربون کو نہیں قید نام کی  
 کرتی تری غبی ہے مگر تار دام کی

پانی کی چادر پہ چڑھتا ہوسل شہت  
 مے کون داد آپ کی بیداو کی بہین  
 وہ آفتاب حسن جو اٹھ لٹا تھا ب کو  
 وہ بت ہو تو کہ خاصہ درگاہ کبریا  
 طفلی میں بے لیں گے زخندان یار کے  
 بے جوہر و نکو خوار ہی رکھتا ہوسمان  
 آتے ہی اُس کے دست نگارین میں مکیٹھا  
 خون جگر فقیر نہ کھائے تو کیا کرے  
 اے ناقہ ران قیس کو زنجیر سے جکڑ  
 اللہ رے عشق گل وستان قوین  
 کیا چپ عرقہ میں ہوائے خانہ نشین  
 سودائی گر لقب ہو تو مجھ کو خطاب  
 بھند نہیں اسکی ہوتے ہیں جرجع دل میر

نارون سنان ساینده بیایم  
سازم کی ایستاد باری دامن  
دران درازداون من دیهی امامی  
اک نان صبح کی یارو آکی نام فخر  
منفرد کو اوستا شک و ظرف جانته  
دیننده درد دلجی ایسم ایسته جامی  
باز از قدم پیماور دین بیک پس ساون

۱۰

94

زیوان غافل

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]







اُسے نہیں نہیں کہیں ہاں یا اُسے خاف  
ہم نے ہر چہ دکھا حال پریشان رو کے

تن پر جو گل اندھن کو بھی بدھی پڑی ہے  
 صبر کے تحت کی وہ منزل یہ کڑی ہے  
 ہر پردہ مشک و جو بادام کے مانند  
 کیا کیسے جدا تھی کاشت و صل میں قصہ  
 تصویر خیالی کو مگر عشق ہے جسے  
 کیا سنبل و ریحان کو خط زلف نسبت  
 فریاد کی آتی ہے ہمد سینہ و ہر دم  
 تھا ذکر ابھی تیرا کہ اتنے میں تو آیا  
 بو خون کی جو آتی ہے مجھے تیری گلی سے  
 ستانہ ہمیں بیٹھے ہیں اب بتری و دیر  
 معان دم چند ہوں اب بیر نہ کر تو

کس دست گمارین مین چو لونکی چھری ہے  
دشکے بیان خضر کو بھی جی کی پری ہے  
کسی صفت مرگان سے تری آنکھ لڑی ہے  
یہ رات تو چھوٹی ہے کہانی وہ بڑی ہے  
جب دیکھیے تباہی آنکھوں کے کھڑی ہے  
وہ طرفہ ہوئی تو عجب اب یہ جڑی ہے  
میرا دل نالان ہے کہ انگر نری گھڑی ہے  
اے قاصد معشوق تری عمر بڑی ہے  
کیا آج وہاں تازہ کوئی لاش گڑی ہے  
اک خلق خدا ہے کہ وہ مشتاق کھڑی ہے  
آجلہ کہ سینے میں سے سانس لڑی ہے

۲۰  
 کی خبریں  
 جانتا ہے وہی  
 زخم پڑے سناتے  
 کہ اس کا  
 بند لگا فیس  
 میرا قاصد  
 نالہ کہ تاہوں  
 اور جو اوتاہوں  
 خندق دولت  
 اور عالم

دیوان غافل

92

۱۰  
 اس کا رنگت کر کوئی رنگ کی گلی گلی گلی ہے  
 عشق کیون نہ ہو تو نہیں ہی  
 دست محبوب میں تو بھری ہے  
 دل کی صفت نگاہوں میں کی پائی  
 وصل کی صفت کجک سے  
 وزیر تصور ہے جلالی  
 کی اس کے جلالی

[illegible]

己







نہ نہنا صلحہ دیو افغان میں نور و اپان  
پیشان میں بھی اب قلعے ہیں غل غل  
کاشکے پورے ہیں مسافر ایسی نہان  
جو وہاں آج کے شمع رو کی آہ امداد  
جگہ غمہ آہو کہ جو جوں میں کھنکھ  
راہی میں بھی ہلکا اس علاقہ ہی سردی  
کہا ہے یادوں کے نیلے آج کے سلاسل  
جوش



کون جھکا نہ اسے تیر بیان غافل کتنی  
 کون جھکا نہ اسے تیر بیان غافل کتنی  
 کون جھکا نہ اسے تیر بیان غافل کتنی  
 کون جھکا نہ اسے تیر بیان غافل کتنی

عبث تو مجھے جنت ہند کرنا ہو مجھ کو | کہ ہم بھی تو ہیں ان کی لیلیٰ شامل کے

فنا ہے ہستی وہی کا ناحق غم و اسے غافل  
 خوشی ہو آدمی مٹنے سے ایسے نقش باطل کے

جکے دل پر ہوں لگے ناوک مرگان کتنے  
 یاد میں اس گل عارض کے اگر روئیں ہم  
 پشت پا توڑنے کلا جو چھتا ملوں میں  
 شور زندان میں ہر خانہ زنجیر میں غل  
 چشم تر کامری کیوں ساتھ نہیں دیتا ہے  
 شوق و جامہ دہی کا جھین غم کی طرح  
 آہیں تیغ کو گلو کے مرے قاتل نے ق  
 آگے دو چار کو کرتا تھا وہ زخمی پر آب  
 میں بھگتا ہوا اس دشت میں پھر پاہوں جذر  
 ایک بھی مجھ سے نہ امید برائی میری

قتل کرتے ہوئے تم بھی ہونا دان کتنے  
 دانتہ شک سے پیدا ہوں گلستان کتنے  
 تیز اس دشت کو میں خار میلان کتنے  
 اک مری مرتے ہی گھر ہو گئے دیران کتنے  
 اس کے پاس تو ہیں دیدہ گریبان کتنے  
 رکھتے ہیں ہیر گریبان ہ گریبان کتنے  
 آج حد اسے نہ ہوائے ہیں سچان کتنے  
 ہدف تیر بلا ہو دیں گے انسان کتنے  
 جکے ہر جادہ میں نہیاں سیا بان کتنے  
 دل کے دل میں ہے حسرت ارباب کتنے

کہ ناوے تیرے میری جہاز میں  
 اگر جکے کی دان جلی سے تیرے  
 صفت خوشتر میں جی نہ جاتی تیری  
 لے نقش قدم کی طرح سے وہ خاک میں  
 یہ صورت آج بھی تیرے جاکسا روئی  
 کہم کیا کرے اس دلت دنیا بیان

دیوان غافل

۱۰۱

کہم جانی تو دم میں شان و شوکت یاد دہانی  
 تماشائے ہیں کام کی ہر ایک عین غافل  
 کہ جھانی وہ لکھن کے تیرے لکھا دہانی  
 نام دیکھتے تیرے کبھی گریہ میں جنت ملی  
 کاش کو بیسے میں تو جہاں اقامت ملی  
 چھوٹک دینا دے اس کے ایک لکھا دہانی  
 کسی تصویر اسے لکھ کر دے سوخ  
 دیکھ کر رو رہی تھی کہ یہ کتا ہون ملی  
 دیکھ کر یار کی دیکھ کر کتا ہون ملی  
 دیکھ کر یار کی دیکھ کر کتا ہون ملی

اس  
 ہمارے تصویر اسے لکھ کر دے سوخ  
 دیکھ کر رو رہی تھی کہ یہ کتا ہون ملی  
 دیکھ کر یار کی دیکھ کر کتا ہون ملی  
 دیکھ کر یار کی دیکھ کر کتا ہون ملی



پیراس غافل کی تہ ازین غافل کی تہ  
دل کو دوسے کی طلب کیوں دلدل میں ہے  
ہے یہ وہ درز کہ جو بخت تیار میں ہے  
آہ تہ اس کا یہ سب بخت تیار میں ہے  
بوسہ پروانہ کمان سے پہ بازار میں ہے  
کیا زبان دہشت گلشن کسا اے گلشن  
ایشان ایسا تو اک رفعت دیوار میں ہے  
دست کسا زمین دہشت کسا زمین دہشت  
دست کسا زمین دہشت کسا زمین دہشت

ہے یہ وہ درود کہ جو بہت یاد میں ہے  
ماتہ اسکایہ رب العزت یاد میں ہے  
جو میں پروانہ کمان سے یہ بازار میں ہے  
کیا زبان و دست گلشن کلمات گلشن  
ایشان ایسا توکل افقہ دیوار میں ہے  
دست کسا میں ہر دھوم مری نالوں کی

خوش پروانہ کمان سے پہ بازار میں ہے  
 کیا زبان و ترسے گلشن کلاساں گلچین  
 آشیان اپنا تو اک اقصیٰ دیوار میں ہے  
 دست کسا رہی دھوم مری نالوں کا

خوش پروانہ کمان سے پہ بازار میں ہے  
 کیا زبان و ترسے گلشن کلاساں گلچین  
 آشیان اپنا تو اک اقصیٰ دیوار میں ہے  
 دست کسا رہی دھوم مری نالوں کا

جھک سکون پر نور کی دیکھیں اگر تارے  
زمین کو بھی فلک سے ہم سر یکا ج عروج  
نقاب اس شہلہ رونے کرنیں بالائی بام لٹا  
ہماری طرح یہ بھی کیا ترمی رت پہن  
چمک نشان کی اس حسین کے اگر کیا ہو  
شبقت میں ایسی کہ تجھ پہ نیند آتی ہی  
مسی آلود لب میں چھپ سکے کیوں نہ تروند  
ترے آگے فروغ حسن کیا ہو درخواب کو

[illegible][illegible][illegible]



زنا دیا تو بھی نہ کمان لگی  
 قاصد کو بھی نہ کمان لگی  
 زنا دیا تو بھی نہ کمان لگی  
 قاصد کو بھی نہ کمان لگی  
 زنا دیا تو بھی نہ کمان لگی  
 قاصد کو بھی نہ کمان لگی

جو بالین پر تیرے اشارے  
 نہ رہیں گے تو تیرے اشارے  
 جو بالین پر تیرے اشارے  
 نہ رہیں گے تو تیرے اشارے  
 جو بالین پر تیرے اشارے  
 نہ رہیں گے تو تیرے اشارے

۱۰۳  
 دیوان غافل  
 یہی زار دل ای جہنم زین ہوم نہ  
 جہان بزم و نشوونما جہنم نہ  
 دیان کس طرح غافل  
 جہات کو نہ تھی اندر  
 میں دست میں خفا کی  
 کھین بددعا کی  
 کین خرابی میں  
 خرابی میں  
 خرابی میں  
 خرابی میں

دعدہ دل مرے ساتھ نہیں ہے تو نہو	رطف ہو طہ کے پیار تو نے اہکار میں ہے
دل شکستہ ہے بھی غافل نہ گئی شورش عشق	وہی آواز مری چینی ہو دار میں ہے
جو چھانہ یہ پھر آنسو کے تیرے کمان لگی اک پل بھی آنکھ شب کو نہ ایسا بان لگی تھکو نہ اک خار خون اشیان لگی تجھ کو بھی کیا چین کی ہو باغبان لگی پھر پھر کے دیکھو وہ پس کاروان لگی ہر گل کے نیچے رہتی ہو ظالم خزان لگی بالند چوٹ اسکی مرے دلپہان لگی سچ کہہ کہ تجھ کو کسی نظرے جوان لگی تالو سے ایک دم بھی میری بان لگی خجرت کا کسی کے کسی کے سان لگی	جگے نگاہ کی مرے دلپہان لگی آواز تیری دل پہ جوشل سنان لگی دل غ فراق گل میں چلے ہم نفس کے سچ ماند خار ہے جو کرتا ہر کاوشین پہونچی فغان قفسیں لیلی کے کان میں اتنا بہار حسن پہ مغرور تو نہو مارا کسی نے گر گل بازی مان تجھے حال تباہ دیکھ مراد چھتے ہیں لوگ کرتا رماز بسکہ میں نا کہ شب فراق زخمی ہو تری صف شرکان سیکرہ

ازل فیض کی ہر آنیم  
 ازل فیض کی ہر آنیم  
 ازل فیض کی ہر آنیم  
 ازل فیض کی ہر آنیم  
 ازل فیض کی ہر آنیم  
 ازل فیض کی ہر آنیم



ضعیفی میں ہر اک اسی تو اسی کہنے لگتا ہے

عجب کیا ہوا اگر ہوئے کلام پر بیعتی

الف کی شکل ہے غافل نگاہ رست بینان میں

کمان کش کا مری ہرگز نہ سمجھو تیرے معنی

پاؤں اٹھو نہیں ایسی مسفران کیا کیجے  
 ہر حرف الجھتی ہر زبان کیا کیجے  
 دب گئے ماتھہ تنگ گران کیا کیجے  
 شمع کی طرح سے پھرائے دان کیا کیجے  
 ایک دم کے لیے تعمیر مکان کیا کیجے  
 خلق میں جمع یہ باب جان کیا کیجے  
 نہ کھلا اصل کی سب قفل مان کیا کیجے  
 عشق کو عالم پیری میں نہان کیا کیجے  
 عقل حیران ہو کہ بھر آپہ گمان کیا کیجے  
 ماجرا عمر گذشتہ کا بیان کیا کیجے

ابیں قافلہ جزشور و فغان کیا کہے  
قصہ گیسو پر پیچ بیان کیا کہے  
کوہ پر تیشہ فرما دے آتی ہر صدا  
یار و ان سے نہ جابج پوچھے نہو  
آخر کار توٹ جائیگے مانند عباب  
ایک چادر کے سوا کام کچھ آئیگا  
ہمنے چاہا تھا کہ کچھ حال دل اس کے کیے  
کو بکواسے جوانی میں کیا ہے سوا  
جسکی صورت سے نہو و پری نسبت  
دم گفتار چلا آتا ہے روزانہ غفل

دیوان حافظ  
سہارا  
نہایت

درا ہے کہ اٹھا دینا مجھ پر مہربانی ہے  
ہر طرح وہ عاشق کے سین پر راز ہے  
شوخی سے قافل سے ترنم کی کین  
سرخ قافلی کی بھی گواہین  
بوسہ نہ لیا میں نے خبر کا ادب ہے  
انڈا سے اسیری سے دو تیر ہی اجل ہے  
جو فتن ہوئے چھوٹے سے دھماکے دھابین  
کراہتا ہے کتنے کتنے پاپ  
دہراؤ نہیں کرتا کوئی  
جیسے نہ کرتا

[illegible]







[illegible]

یار بن جام اگر ناتھ میں لون اسے عاقل  
معوج ہو میرے لیے خنجر بران بن جائے

<p>             حرجان ہر بار ذرا کم نہیں اُس سے              کیون دام نہاتا تو میرے لیے صیاد              بیل ہی کو نہ لے سوجھے رنج نہیں ہے              کھواب کی چپکین کی نہ ترغیب و آویں              یا قوتی دے صل میں کیا چاہیے مجھ کو         </p>	<p>             کجا بگ بھی کیے تو صفایم نہیں اُس سے              مجھ کو سکن موج ہوا کم نہیں اُس سے              غنچے کے بھی کھلنے کی حد کم نہیں اُس سے              تن پر مرے داغوں کی قیام نہیں اُس سے              بوسے میں ہر ایک کے مرا کم نہیں اُس سے         </p>
---	---

فرما د کا خون پنجہ شیریں نے کیا تھا  
تیرے بھی تو ماتھوں کی خاک میں نہیں اُس سے

بستر گل ہر جوان پہلوی جان کے تلے جائے آرام نہیں گنبد گردان کے تلے باغبان نے جوندی خست پر دازمن	فرش کاٹونکا ہریان بھی تن عریان کے تلے دم لیا ہی تو دم خنجر تیران کے تلے رو کے ہم رہ گئے دیوار گلستان کے تلے
--	---

کو سے کیوں عین عبت و دل بیان کی تالیف  
 دم و فاداری کا بھرتا عزت و عافیت  
 وقت قاتل سے از در کس دیا لا کر تھے  
 حلقہ ہائے دامن میں طعن و تخریب  
 ان کا سوچ کی تہ کیوں چاہتے تھے  
 ارزا باری اور بھیاں کی تہ کیوں چاہتے تھے  
 قاتل



۱۹۹۰



[illegible]







# دیوان خاقل

۱۱۰

بازار میں دھوکے دینے والے کا سر کیسی کھینچ لیا  
کس دن بجان کا دودھ نہ پیا  
کب قہر پہ بیان طبع عاقلین جلی  
اس دور سے اپنا جس کو رو جانا ہے  
مکان فتنہ کی جھلک سارین جلی  
چون ہو سکے اس مشافہ میں بدست  
رنگ رہے کایہ تریں کی خاطرین کلاکون

کافور پیرای ملک دربار زمین جلی  
ازیکہ تبار عصیان وریا  
دو کام بھی یادوں سے زنا زمین جلی  
کی بغض مرعہ ساقط ہو جالی  
جو ویر کی جی اب وہ رقص کر کے  
وہ تارکے سے کھار کے

وہ نہ تھکے جو وہ نہ جانتے  
وہ نہ تھکے جو وہ نہ جانتے  
وہ نہ تھکے جو وہ نہ جانتے

جھپکائی کی آنکھیں کھینچنا نظارہ بازو کی  
پرسی غمخیز کو دلیں گہریل کی جاب  
ہمیشہ نالہ وزاری کی جو آواز آتی ہو  
کیا تھا ذکر کئے باغ میں اس قدر نازک کا  
فلک تیا تو تھک گیا لو کی جہین لیکن

اگر پرے سے ہمارے ہر پیر کی جبین نکلی  
ہنسایا بھی صبا فی پریشانی سوچیں نکلی  
ترے کشتہ کو تن سے روح کیا تک نہیں نکلی  
زمین سے نرگسوں جوشاخ نخل یہیں نکلی  
جلاد کی اُسے جب اسے آتشیں نکلی

مقرر کیونکر نہ ہر ایک تیری فکر عالی کا  
بنایا آسمان قونے ہر عارف جو زمین نکلی

غم نہیں اس کا کوئی شوگر بخور ٹوٹ جاے  
ضد پر آئے صانع عالم سے کرنا لہرا  
ظالموں کا خلق میں ناقص ہی تھا جو ہے  
جے حیرت ہو کہ دل کا آئینہ تیرے حضور  
تالاب مژدش سو تیرے نہ وہ لب لب  
حیف یوں نظرہ عرق کا گیسو شبنم سے

پر غضب ہر شک یوں گوہر بخور ٹوٹ جاے  
لاکھ بازی گنبد خضر بنے اور ٹوٹ جاے  
یا اتنی دستہ خضر بنے اور ٹوٹ جاے  
سمتی ایام سے پتھر بنے اور ٹوٹ جاے  
خاک سواغیر کی ساغر بنے اور ٹوٹ جاے  
گرتے گرتے روکش اختر بخور ٹوٹ جاے

وہ نہ تھکے جو وہ نہ جانتے  
وہ نہ تھکے جو وہ نہ جانتے  
وہ نہ تھکے جو وہ نہ جانتے

بازار میں دھوکے دینے والے کا سر کیسی کھینچ لیا  
کس دن بجان کا دودھ نہ پیا  
کب قہر پہ بیان طبع عاقلین جلی  
اس دور سے اپنا جس کو رو جانا ہے  
مکان فتنہ کی جھلک سارین جلی  
چون ہو سکے اس مشافہ میں بدست  
رنگ رہے کایہ تریں کی خاطرین کلاکون



جو وعدہ کیا تھا اس سے سچا ہے  
 جہاں سے جاتا ہے وہاں سے  
 جہاں سے جاتا ہے وہاں سے  
 جہاں سے جاتا ہے وہاں سے

جہاں سے جاتا ہے وہاں سے  
 جہاں سے جاتا ہے وہاں سے  
 جہاں سے جاتا ہے وہاں سے  
 جہاں سے جاتا ہے وہاں سے

دیوان غافل

انہی ترانوں سے ہے اس کی  
 بر باد کرانی تھی امی غافل کی  
 پوچھو کہ یہ کیوں ہے اس کی  
 اتنا ہے اس کا حال دیکھو  
 ایفون سے لے کر اس کی  
 کھاتی ہو تھک اس کی  
 تیار تیار جاتی ہو اس کی  
 چاہتیں وہ بدن سے اس کی  
 سانس لے رہی ہو اس کی  
 سانس لے رہی ہو اس کی  
 سانس لے رہی ہو اس کی

خاک پر چھوٹیں دُور کی جوتا اٹھیں کچھ	چشم بیمار کا اپنی ہی وہ چار کرتے
نہ سب اہل تصوف بھی عجب ہر حسین	دشمن دوست کی یکساں ہیں اراکے
تیغ اور دن ہی پہ کھینچا کیے وہ اے غافل امتحان آکے کسی دن تو ہمارا کرتے	
فرام قبا سے ہر نہ مطلب کفنی سے	جنون ہوں مجھے شوق ہر پیر کی
مارا کوئی باتوں سے کوئی کم سخن سے	قاتل کو مرے کام نہیں تیغ زنی سے
ناچار ہو پھر تیشہ کیا میرے حواس	فرما د کا جب ماتہ تھکا کوہ کنی سے
حیرت نے مجھے ثانی مشوق بنایا	خاموشی مری کم نہیں کچھ بے دہنی سے
کس قامت موزوں کا ہو کشتہ جو مری خاک	اڑاڑ کے لپٹ جاتی ہر سر چمنی سے
نیلم ہے اگر تل تو حدید کی مسی ہے	یا قوت سولہا نہت ہیں سہری کی کنی سے
بلبل کی نہ لگ جائے نظر تجکو چمن میں	اندیشہ ہی ہر تری گل پیر سنی سے
اچھا نہیں احسان کیسے کا اٹھانا	دولت بھی نہیں ہے تو نہ لین چرخ دہنی سے
قمری کی طیقت ہر کہ ہو ہے مقابل	دم بند ہر بلبل کا مری فوہ زنی سے

فرام قبا سے ہر نہ مطلب کفنی سے  
 مارا کوئی باتوں سے کوئی کم سخن سے  
 ناچار ہو پھر تیشہ کیا میرے حواس  
 حیرت نے مجھے ثانی مشوق بنایا  
 کس قامت موزوں کا ہو کشتہ جو مری خاک  
 نیلم ہے اگر تل تو حدید کی مسی ہے  
 بلبل کی نہ لگ جائے نظر تجکو چمن میں  
 اچھا نہیں احسان کیسے کا اٹھانا  
 قمری کی طیقت ہر کہ ہو ہے مقابل











دوستی کرتے ہیں اس سے جو کہ اپنا دوست ہو	ہمنے دیکھی یہ عجب رسم دیار دوستی
مان کنا داغ سینے کا نہ ہو شکر گرم	رہ گیا ہے اک یہی تو یادگار دوستی

کو کہن ہی تھا جو غافل جگ کے لایا جبے سیر  
ہر کوئی کا ہیکو ہے شایان کار دوستی

سوزِ فراق بسکہ ہمارے بدن میں ہے  
 لبِ پرسی نہ پان کی مٹھی دہن میں ہے  
 طاقت نہیں کہ بات کریں آگے یار کے  
 ببلِ فراق رکھ تو سہی سر کو زیرِ بال  
 جیسے نظر پڑی وہ ہن دیوانہ ہو گیا  
 اپنا لہو بہا ہے اب جوے شیریں  
 آرایشِ سگی زلف کی جب سے ہوئی اس  
 کس شمع کے چہرے پر اٹھا ہوا آج  
 موے کمر سے تیری اسے کیا مناسبت

[illegible]

دیوان خاقل  
۱۱۱  
بل کر تھی ہے ابنت کسی  
صدائی اب تک بیٹوں کی  
نوبر باد یوں محنت کسی  
سہی بین بین کسی

دیکھ جی دوسری  
میری دو تہیں مونی الفٹ  
نگی است پس قسم پائی ہے  
بونا تا مو انا مو وینا در  
روکھانا مو اصلاح جو  
طبیعت کہیں بھی رہے  
نہیں نہ نہیں

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



کجا فدیہ میری جان سے کہ چھوڑ دے  
 کجا فدیہ میری جان سے کہ چھوڑ دے  
 کجا فدیہ میری جان سے کہ چھوڑ دے  
 کجا فدیہ میری جان سے کہ چھوڑ دے

بن چکی زلف کسین تاتہ سے رکھ جی تانہ	جی اچھتا ہر ماباؤں کے سلجھانے سے
دست پاتینگ فضا کے جو کاڑ تو جو خوب	در بدر پھرنے سے اور تاتہ کے پھیلنے سے
سرگزشت شب حیران ہر کہانی نہیں	نیت آویگی نہ تھکے مے فساد سے

لطف شمع زخان ہوں کہ ہوں اور غافل
میں ہوں پروانہ مجھے کام ہو جل جانے سے

بیابان محبت سو گزرنا سخت مشکل ہے	وہ ہلکے ہر سیرتہ کو جسکی پہلی منزل ہے
اسے کتو ہر جذب عشق مجنوں کی طرف لیلی	جلی آتی ہے پافون پافون تاقہ ہر محل ہے
بجائے بادہ اسے تو لہو آتا ہر ساغر میں	ہمارا شیشہ دل ہے کہ حلق مرغ بھل ہے
گلا کاڑ جو تھپیر کوئی کس سے خونہ مانگے	نہ وہ مقتول تیرا میری کچھ تو چھکاتا ہے
سمندر دہماتے موج پھیلاتے جو رہا ہے	کیس چشم گم افشاں کو در واد کا ساں ہے
چلائے ایک چکاری نے جسکے طور کے تھر	ہمارا آب خاک و بادہ میں وہ آگ شال ہے
وہ رشک جو سب میں جلوہ گر ہو نہ دیکھیں ہم	تصویر کا نہیں اپنا حجاب چشم تامل ہے
کوئی آف بھی نہیں کہتا ہر پرانے کو چلنے پر	سبھی بیدار دھیم لگ ہیں کیسی محفل ہے

یار شمع زخان ہوں کہ ہوں اور غافل  
 فون سا جگا داتے کوئی بھابھ ہے  
 فون سا جگا داتے کوئی بھابھ ہے  
 فون سا جگا داتے کوئی بھابھ ہے

دیوان غافل

۱۱۵

زور دھس کا چل نہیں سکتا دیکھو سیلا ہے  
 پافون پھلا پافون پھلا پافون پھلا ہے  
 کل جھین پانی کی یاد بستر بھابھ ہے  
 حال دل کھنکھاتی جا نہیں نہ پھر باقی آری  
 صفحہ خطا بھر کی اداس ہے لہا ہے  
 بھر دین اس پر کہ لکھنا ہے دست بوج  
 دست و پا مے مار کر نکلا ہے اگر دابہ  
 رن واد اپنے سے بیان سے لکھی ہوا ہے  
 زخم دل بھر سے اس پر لکھا ہے

یہ نہا عاف و قیام کی حالت ہوتی ہے  
 کی دوزخ میں لکھی حالت ہوتی ہے  
 لکھن میں لکھی حالت ہوتی ہے  
 لکھن میں لکھی حالت ہوتی ہے  
 لکھن میں لکھی حالت ہوتی ہے



اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ  
 کتب خانہ میں موجود ہے اور اس کے  
 ساتھ ہی ایک نسخہ بھی ہے جس میں  
 اس کے بارے میں مزید تفصیلات  
 دی گئی ہیں۔

کتاب کھلی نہ تھی تیغ تری میاں سے باہر	کتاب ہکو تناس سے شہادت نہوتی تھی
یونام زبانی تو ہمیں بھیجے تھا ہے	گو آکھو خط لکھنے کی فرصت نہوتی تھی
خندان پر لب خم جو ندیوح کا تیرے	کیا اسکو تہ تیغ اذیت نہوتی تھی
جیتا کہ رہی طبع کسی شوخ پہ مائل	اکدم بھی میسر تھے رحمت نہوتی تھی
تھا دشمن جان کوئی کوئی در پوزیت	کس کس کو مر مر ساتھ عداوت نہوتی تھی
دشت کو مری دیکھ کر کہتے ہیں یہ آمو	مجنون کو بھی سطح کی دشت نہوتی تھی

اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ  
 کتب خانہ میں موجود ہے اور اس کے  
 ساتھ ہی ایک نسخہ بھی ہے جس میں  
 اس کے بارے میں مزید تفصیلات  
 دی گئی ہیں۔

اب کیا تھا جو غافل ہی کا ہر ذکر ہر اک جا  
 آگے تو کبھی اسکی یہ شہرت نہ ہوتی تھی

باز آؤ کہیں اب بھی سناؤں کسی کے	حاصل تھیں کیا ہو گا کردہاؤں سے کسی کے
انہوہ خلائی مرغی لائے یہ نہوتے	ایسا نہوجی اٹھوں میں لے کر کسی کے
ہر پاک محبت مجھیں عشق سے اپو	ڈرتے نہیں وہ عیب لگاؤں سے کسی کے
ٹھکرے نہ چل خاک کو مروت کو تو آشوب	ہرگز یہ نہ جا گینگے جگاؤں سے کسی کے
مٹ جائینگے جیوں نقش قدم ہم سر پر	پیریاں سے نہ اٹھینگے اٹھاؤں سے کسی کے

دیوان غافل  
 ۱۱۶  
 غافل جو غافل ہی کا ہر ذکر ہر اک جا  
 آگے تو کبھی اسکی یہ شہرت نہ ہوتی تھی

غافل جو غافل ہی کا ہر ذکر ہر اک جا  
 آگے تو کبھی اسکی یہ شہرت نہ ہوتی تھی











کون سی شب ہو وہ بخار شب وصل امیر غافل  
 کون سی شب ہو وہ بخار شب وصل امیر غافل  
 کون سی شب ہو وہ بخار شب وصل امیر غافل  
 کون سی شب ہو وہ بخار شب وصل امیر غافل

نالہ آغاز محبت میں نہ ہو چالب تک	تو سا فر کو بت نہ سفر ہوتا ہے
یاد آتی ہے مجھے ابلہ دل کی شکست	ٹوٹے شیشہ تو مرا کڑے جگر ہوتا ہے

کون سی شب ہو وہ بخار شب وصل امیر غافل
شام سے جسکا کہ آغاز سحر ہوتا ہے

خط کا مضمون مرے طفل سمجھا کہ ہے	سنی غلطی میں پوشیدہ ماسطاب ہے
بیم و اسید سے یہ حال ہمارا ہے	اتک انگوٹھیں صبر و خندہ زیر لب ہے
ماہ ہر آج فلک پر کوئی کوکب ہے	ظلمت گوری یہ پاکہ سواد شب ہے
سامنے کھاتی ہے نہالی بھی نہیں یا پھر	دھاریاں مار رہی ہو یہ درد حق ہے
اگر میں گبرستان میں سامان ہوں میں	مرد و استہ ہوں ندانہ مرشد ہے
وہ بھی اک شعبہ بازی ملک بھی نہیں	اب کہاں تھیں کیاں اسی کہاں گت ہے
صفت سے روح ہو جسکے تن فنا کی میں	قالب خاں نہیں کفنش کا اک قالب ہے
نہ کروں ایک ہی سر پہ میں سمجھا جو	دشت آہو یرم خوردہ مرا کر ہے
باب جنت پر میں کھل دوں درخ	سبز باغ جنان و خطائیت ہے

دیوان غافل

۱۱۹

دہی دن میں جو طلا دی ہو یہ دہی  
 دہی دن میں جو طلا دی ہو یہ دہی  
 دہی دن میں جو طلا دی ہو یہ دہی  
 دہی دن میں جو طلا دی ہو یہ دہی

ان دنوں میں جو طلا دی ہو یہ دہی  
 ان دنوں میں جو طلا دی ہو یہ دہی  
 ان دنوں میں جو طلا دی ہو یہ دہی  
 ان دنوں میں جو طلا دی ہو یہ دہی



کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں  
 کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں  
 کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں  
 کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں

میں گئی ہر جا بجائے نامہ کی تحریر بھی	میرے گریہ سے لفظ ہی نہیں کچھ تر ہوا
ہو چکا گلیوں میں میرے لیے تشہیر بھی	کون سا پردہ رہا میری سوانحی پہ آہ
جس کے ماتم میں ہو گریبانِ جوانِ پیر بھی	سانحہ فراد کے مرنے کا ایسا ہو گیا
پانی پانی تو خجالت ہے ہرے شیر بھی	غرق بحر شرم ہویشہ جوانی آب سے

دیکھیں بندھتی ہر چمن میں کس کے ناون کی ہوا	نالہ کش بابل بھی ہے اور عاقل و لکیر بھی
--	---

دہستہ کس بلا میں گرفتار ہم ہوے	پابند گیسو سے سید یار ہم ہوے
یوسف جو وہ ہوا تو خریدار ہم ہوے	ہر طرح اس کی گرمی بازار ہوے
ہرگز نہ اشنائے گلِ خار ہم ہوے	بیگانہ دار اس چمنستان میں کی ہوے
دار الشفا میں اور بھی بیمار ہم ہوے	آتی ہر اس گلی میں ہوا دردِ دل فرو ہوے
دامِ بلا میں ایسے گرفتار ہم ہوے	چھوٹے تمام عمر نہ زنجیرِ زلف سے
شرمندہ تجھ سے بلبل گلزار ہم ہوے	ابکی نہ ایک نالہ زنجیں ادا ہوا
دیکھیں نیلے جو طالبِ دیدار ہم ہوے	موسیٰ کی طرح ہم سے نہ کر لیں ترانیاں

کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں  
 کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں  
 کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں  
 کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں

۱۲۰  
 دیوانِ غافل  
 چھوٹا اٹھنے دارمان کھنکھان  
 خاکِ بلبل کی جان سے چمن میں ہو  
 گلِ گریہ میں گلِ چمن میں ہو  
 دلِ بلبل کی جان سے چمن میں ہو  
 لالہ و نسیم سے چمن میں ہو

کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں  
 کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں  
 کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں  
 کس کو اس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس کی ہر بات میں



५३



[illegible]

<p>دیدہ ترے جو کسے متصل جاری میں اشک  اب کماں ہ ماہر جو پیچھے لگا شراب  بزم میں نکلے گلے سو پھر قیقل کی صدا  تاختہ تک اسکی سرائی اور میری تلک</p>	<p>کہ گیا ہر کچھ تو سرگوشی میں شیشہ جام سے  توڑیے یاد ہم آغوشی میں شیشہ جام سے  اے اگر تعلیم خاموشی میں شیشہ جام سے  رہ گیا عاجز فزون کوشی میں شیشہ جام سے</p>
---	--

ناگمان دل پر ہمارے آگئی غافل شکست  
رات ٹکرا یا جو مدہوشی میں شیشہ جام سے

آئے ہیں تنگ ہم ستم روزگارسے  
چلتے ہیں اتے میں جو بچکر غبار سے  
لینے ہر داد تجکو قے قسریار سے  
چشم سیر کی ہتے ہیں اکثر کین میں ہم  
گل دیکھتے ہی داغ جنوں مشتعل ہوا  
جو میرے پاک آبلہ ٹوٹا دین بنا  
منہ پر غبار خط ہرنے دل پر ہے گردین

[illegible]

دیوان غافل  
۱۲۲  
کاشتے گلشن کر سبکین اک سوار سے  
چاٹا رہا دوسرے مارے کھوٹا شیار سے  
غافل بوا ندون بین تو تم پر ہمارے  
گذرے کون کرے کنان لالہ زار سے  
جاری و اب تلک و لو آفتاب سے  
قاصد و نامہ کے پھر اکو سے ہمارے  
رویا لیت کے خوب ہمارے مزار سے  
کھجور کھجور کی لکڑی لکڑی سے  
کھجور کھجور کی لکڑی لکڑی سے



برگ ناله زنجیر بین  
زین آریا یون کانی  
که چو کوهیست بر سر  
فراق بارین مر می کشد  
بنا نالوح شربت کو باری وزخ  
مین و مجرم علی بن سید  
پشتی یعنی دورے پایر سنه  
فلک سے پیشہ فرار دیکھے لیا ہے

دیوان غافل

۱۲۴

[illegible]

خافل بہار آئی ہے ہے موسمِ جنون  
بیٹھا ہے کیا تو اٹھ تو سہی کوئے یار سے

ایمان پریم سے پیرا باد یہ نہیں ہوتا  
مقتدا کامل کا ہونے کو نہ مانا  
پیرا نہیں کہتا اب ہرگز نہیں  
کہ آئینا ہے اور کوئی اور بھی  
لکھتے ہیں کہ یہ ہے اور کوئی اور بھی  
تھامے کہ یہ ہے اور کوئی اور بھی  
نقاب ہے اور کوئی اور بھی  
گلا کا ہے اور کوئی اور بھی  
ایک خدا کر کے بنا نہیں اس کی  
ایک خدا کر کے بنا نہیں اس کی

امی







غوطے کھانا یہ خوشہ الکوار،  
 خوشہ پروین نہیں یہ خوشہ الکوار،  
 تہ کو دریا کے سماں کی آبر،  
 جامہ بے باطنی ایسا عجیب و غریب،  
 پایہ دوزی کا نیم کراچی،  
 حرا کی شاہ قاضی کا کراچی،  
 مرا کی روٹی

میرزا غافل

150

عارم اخضر این پیر داریت ناک  
 چون میسایس بختاوی به او دگر  
 میگویند این جو که غافل نداده سیال  
 درم جولان آج کس با پس جان  
 جو بوی کی طبع رمضان عاری غاک  
 چون میسایس آج کار از جهان سگ  
 جو کف فوس میباری برگی  
 چون جیسون کوکی اندر زین  
 جو کف فوس میباری برگی  
 جو کف فوس میباری برگی  
 جو کف فوس میباری برگی

متبدل بسکہ فن شعرا ہوا ہے عارف  
کوئی شاعر مجھے کہتا ہے تو ننگ آتا ہے

ہم فقیروں کا بدن آلودگی سے پاک ہے	بوریا بھی اپنا ہمو کیسہ دلاک ہے
-----------------------------------	---------------------------------

[illegible]



# خانہ الطاهر

جان کا پھر دین کا پھر جان کا پھر  
 جان کا پھر دین کا پھر جان کا پھر  
 جان کا پھر دین کا پھر جان کا پھر

کہ جسیت کو بین کو بہ سبب نصیب  
 مدد اور شاد بیدار شاد  
 ربا کی کائنات کو سزا دینا  
 مدد بخت و قدر و عالم و فری آدم  
 و حکم سا شرف و شاد و ای سنان کو  
 طاقت کو دانی دی ہے جسکی ہوا  
 ان اسرار معانی شاد و دین پر کلی ہے  
 ان اللہ تعالیٰ خلق کی شرافت و شرف  
 و مفاہیم اللہ شرف و اس قول کی

یونان غافل ۱۲۶

ایک دفعہ واقع شاد و شاد و شاد  
 مدد بخت و قدر و عالم و فری آدم  
 ربا کی کائنات کو سزا دینا  
 مدد بخت و قدر و عالم و فری آدم  
 و حکم سا شرف و شاد و ای سنان کو  
 طاقت کو دانی دی ہے جسکی ہوا  
 ان اسرار معانی شاد و دین پر کلی ہے  
 ان اللہ تعالیٰ خلق کی شرافت و شرف  
 و مفاہیم اللہ شرف و اس قول کی

داع بر دل ہے اگر لالہ غم فریاد میں	ماتم خون میں ہر جاوہ کا سینہ پاک ہے
آئے لیلی بھی اگر اس میں تو مجھ کو نیکے جاے	بسکہ صحرائے دیوان کی چشت ناک ہے
یار بن ہکو نظر آتا ہے ویرانہ زمین	دھیر بھو دو نکا نہیں ہے خیر و خاشاک ہے
شہسواروں سے بھی اکی باگ رک سکتی نہیں یہ صمد عمر غافل اقتدر جالاک ہے	
مدعی کی عیب گیری سے نہیں کیا پاک ہے	پاک طینت میں محبت بھی ہماری پاک ہے
سکشی مانند شعلہ اقتدر اچھی نہیں	خاکساری کر کہ آخر اکیدن تو خاک ہے
شرم آتی ہے جو اس سے یار کو نگاہ مل	کیا جباب بحر میرا دیدہ فناک ہے
جانب صید حرم بھی جو نظر کرتی نہیں	منتظر کسی یہ چشم صلقہ فتراک ہے
جان بلب میں کیسے گرے ریت کے قبضے میں ہم	گر وہ کھینچے تیغ تو اکدم میں جھک پڑا پاک ہے
کس طرح سے پوچھو جنوں بات قہ لیلی کے تھ	جستدر سیت ہر آنا ہی ہر جالاک ہے
ساقی نمونے کتنے ہیں یون سستی میں ہم	یتاک سے جیسے ہم چپ یہ چو تباک ہے
اور تو امار بلب اب گلستان میں نہیں	یادگار آشیان شت خرم و خاشاک ہے

ایک دفعہ واقع شاد و شاد و شاد  
 مدد بخت و قدر و عالم و فری آدم  
 ربا کی کائنات کو سزا دینا  
 مدد بخت و قدر و عالم و فری آدم  
 و حکم سا شرف و شاد و ای سنان کو  
 طاقت کو دانی دی ہے جسکی ہوا  
 ان اسرار معانی شاد و دین پر کلی ہے  
 ان اللہ تعالیٰ خلق کی شرافت و شرف  
 و مفاہیم اللہ شرف و اس قول کی



نازک خیالی تھی اگرچہ وہ اس فن میں کامل تھے لیکن اکثر ان خاص ان کو کلام سے بغیر و غافل تھے اگر خالص اصدق بیان  
 جمہور خان اس پر پس میں ملازم باوقار میں اپنی صناعتی میں کیسا روزگار میں انھوں نے ایک وزغال انہیں سب  
 اور عالی فاندانی کا مالک مطبع سے بیان کیا اپنے والد ماجد کی زبان انی کا نشان یا مالک مطبع کو سنتے ہی کمال  
 تاسف ہوا یہ سب کم ہو جانے دیوان کے بہت عذر جمہور خان کے گھر سے مالک مطبع نے تاس کر کے کا حکم دیا  
 کارپردازان مطبع نے بدقت تمام جا بجا جستجو کر کے کلام واقع الام مجتمع کیا مختصر یہ دیوان سحر بیان فصاحت نبی  
 بلاغت تو امان اس سے پہلے چند بار مطبع منشی نول کشور موسوم باد وہ اخبار واقع لکھنؤ میں بعد حسن خوبی طبع ہوا  
 اب مطبع منشی نول کشور واقع شہر کانپور میں سرپرستی عالیجناب علی القاب منشی پراگ نرائن صاحب ہمارے مالک مطبع  
 دام اقبالہ تصحیح تمام و تصحیح مالا کلام ہزاران خوش اسلوبی باہر و ستمبر ۱۹۰۷ء بار اول طبع ہو چکی اور دیر طبع ہوا شہر  
 والحمد للہ علی ذلک

قطعہ تاریخ طبع سابق تصنیف شاعر باجوس و فروش حکیم مولوی نواب نیاز احمد خان صاحب  
 متخلص بہ ہوش بریلوی شاگرد رشید سیر لکھنوی

لکھنؤ میں ہے مطبع زیبا	منشی باوقار و دانا کا	روبو انکی عقل و دانش کے	عقل کل کا ہر تذکرہ بجا
ہر سخاوت میں مثل حاتم کے	جو کسی نے طلب کیا پایا	جوش مر یا فریض سے آنکے	قطرے پر بھی ہے حکم دریا کا
تھا ازل سے ملا جو انکو نوال	نام آخر نول کشور ہوا	کس باج ہو انکی مدح و ثنا	ناطقہ بند و رہبان سب کا
وصف مطبع کا کیا بیان کیجے	ہے وہ مطبوع طبع شاہ گدا	دل اہل نظر ہے ہر کسنگ	سمجھتی و حکما دل ہر تھپکا
زرہ دکا پنی نظر پیری جسکو	گل صد برگ کا ہوا دھوکا	ورق صاف کی تجلی سے	ورق آفتاب شرمایا
کاتبون نے بیان کے بے تشویش	منشی پر ہے خط کھینچا	جو کہ مطبوعہ یان کا نسخہ ہے	نسخہ کیمیا سے ہے وہ ہوا
ہوش اس مطبع گرامی میں	انکا دیوان جبکہ طبع ہوا	دیکھا اسکو بول اٹھا ماتف	چپ گیا ہر کلام غافل کا



قطعہ تاریخ طبع سابق طبع از شاعر کامل شک سببان اٹل منشی بھگو اندیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ہذا

ز غافل شہ طبع دیوان لکھش	جہان بزم یاد الیش گشت مائل	پے سال تاریخ عاقل کلکم	رقم شہید بچپ دیوان غافل
--------------------------	----------------------------	------------------------	-------------------------

قطعات تاریخات طبع جدید دیوان ہذا

از طبع وقاد سخنور کامل منشی بھگو اندیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع موصوف لہور

ہست این دیوان غافل ز نظیر غفر	آنکہ در ہر صرہ اش د لکھش مصالیم	بتاریخ مسیحی عاقل از فوطط	کو عجب دیوان غافل رحمت گیر آمدہ
-------------------------------	---------------------------------	---------------------------	---------------------------------

ایضاً

ز عون غافل کوین جالا	مکر طبع شد دیوان غافل	بگو عاقل بتاریخ مسیحی	بسی دیوان غافل رحمت افزا
----------------------	-----------------------	-----------------------	--------------------------

ولہ

سخن سنجی کا یہ دیوان غافل ایک دریا ہے	نظر آتا نہیں کہ سون ٹھکانا جسکے ساحل کا
عبث غواص بحر کتر تاریخ اشاعت ہو	لکھو عاقل کہ لبرن یہا ہے یہ دیوان غافل کا

قطعہ تاریخ طبع از سخنور بحر بیان مع لانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی مصحح مطبع ہذا	یہ دیوان غافل کامیاب ہے	ہر سب شعر سنانچے گوئیہا	جو حامد تمھیں نکر تاریخ ہے	تو لکھو مضامین لکھش چھپے
---	-------------------------	-------------------------	----------------------------	--------------------------

Allama Iqbal Library  
32660



کتب و سویا وغیرہ نہایت عمدہ ترتیب کے ساتھ  
مولوی ضیظا اللہ خان ساندوی تخلص بہ حفظ نے  
مرقوم کیے ہیں خوبی اسکی دیکھنے پر موقوف ہے۔  
ترجمہ شرح قصاید عرفی۔ مترجمہ ولانا ابوالحسن صاحب  
فرید آبادی۔

### مثنویات

مثنوی شمس فیض۔ موسوم بہ طلسم حیرت کلام  
مدحیہ در محامد و یعد بہادر والی سورٹھ مولفہ منشی  
غلام محمد خان تخلص بہ خبیر۔  
مثنوی بہارستان نادان ترجمہ رود مثنوی غنیمت  
فارسی۔ مترجمہ منشی کامتا پرشاد تخلص بہ نادان۔  
مثنوی موجہ غم۔ مع مثنوی نالہ حزین و پچپ مثنوی  
بضمون داستان از گویاں شہائے تخلص بہ حزین۔  
مثنوی زینت انجمن۔ کلام مدحیہ در مدح نواب  
عزت محمد خان والی جاوہر۔

مثنوی سعیدین۔ از منشی از حسین تخلص بہ تسلیم۔  
مثنوی دلاویر۔ از رشید الدین احمد خان لکھنوی۔  
مثنوی زموز لہا شقیں۔ مروت بہ تیرہ ماسہ  
از تصنیف حضرت طالب شاہ۔ اسمین عاشقانہ کلام  
تصوف آلود عجیب و غریب مرقوم ہیں۔  
مثنوی گلشن عشق۔ از تصنیف منشی عنایت اللہ  
تخلص بہ روشن۔ اسمین بیان اوقات راجہ نل  
چتر سین مرقوم ہیں۔

مثنوی فرحت انزاس۔ مصنفہ لالہ بانکے  
تخلص فہ۔

مثنوی حیرت افزا۔ مع غزلیات و مخمس و  
تصنیف محمد قاسم علی لکھنوی تخلص قاسم۔  
مثنوی طلسم جہان۔ مصنفہ سید فرخ حسین صاحب  
انالیق مرشد زادگان مرشد آباد۔

مثنوی دریائے عشق۔ از حضرت واجد علی شاہ۔  
مثنوی بلبلہ حیرت و عرف مکانات جود ہیا پوری بنا کردہ  
صاحب راجہ رام کشن سنگھ بہادر مصنفہ منشی جواہر لال۔  
مثنوی مرآۃ المستحقین۔ در بارہ امتناع ہرگز رقیب  
تہنیت و تعزیت از حکیم عنایت حسین یلوی۔  
مثنوی گلہ ستہ معنی۔ در صفات نعتیہ رسول  
از محمد حب علی خان۔

مہدس کریا۔ از میان نظیر اکبر آبادی۔  
مہدس اوج۔ در مدح جناب امیر المومنین علی  
از مرزا محمد جعفر۔

اندر سبحا۔ امانت و مداری لال با تصویر۔ کلام  
ہر دو استاد علامہ و ہر فن شاعری میں بے مثل۔  
مثنوی گلزار نسیم۔ تذکرہ گل بکا ولی۔  
مثنوی میر حسن۔ دہلوی با تصویر۔  
مثنوی یوسف زینیا منظم۔

ایضاً منظوم از شاعر نازک خیال منشی نند کشور۔  
بارہ ماسہ دہن سنگھ مصنفہ شاکر پیر میثو دین سنگھ۔  
بارہ ماسہ برہہ باریس۔ از منشی کنھیا لال۔  
بارہ ماسہ سندر کلا  
مجموعہ بارہ



دیوان غالب بلوی - کلام مرزا اسد اللہ خان بلوی -  
دیوان تعلق - سنی بہ نظر عشق - کلام آفتاب الدولہ  
خواجہ اسد تخلص بہ تعلق -

دیوان خواجہ میر درد - مخبر صاحب باطن کا کلام -  
دیوان بہار سرب - کلام مولوی محمد نذیر تخلص بہ حافظ -

دیوان لطیف - کلام حافظ محمد لطیف علی خان بریلوی -  
دیوان نیاز - کلام حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی -

دیوان نوبت سروری - کلام مفتی غلام سرور لاہوری -  
دیوان شہیدی - کلام مولوی کریم علی خان شہید -

دیوان جرار - کلام مرزا حسین جرار -

دیوان واسطی - کلام سید فضل رسول خان تعلقہ دہلی -  
سندیلہ -

دیوان عاشق - از پندت کنیا لال -

دیوان ضامن - کلام سید ضامن علی شاہ -

دیوان مخزن شوق - کلام شمس بہر خدایہ شوق -

دیوان شایستہ پاسخ - یعنی ہم قافیہ ہم بحر بقافیہ  
غزلیات ناسخ لکھنوی از شمس بہر خدایہ -

دیوان محمد انور دی - کلام مولوی غلام سرور لاہوری -

دیوان چمنستان جو شرفیلام نواب محمد خان  
جوش -

دیوان فغیتہ - از تصنیف مولوی احمد علی -

دیوان سحر - لقب بہ عوسامری - کلام شمس دی پرشاد

قطعہ تاریخ طبع از سخنور محمد

یہ دیوان غافل کا تمثیل ہے

ہیں سب شعر شکر

سید غلام عباس -  
جمع الاشعار - چیدہ چیدہ استادوں کا کلام  
یکجا فی اردو و فارسی -

چمن بے نظیر - شرارے نامی فارسی اردو گوہر کا کلام  
چیدہ -

دیوان گویا - کلام فقیر محمد خان رسالہ دار تخلص بہ گویا -  
ایضاً - حسب مراتب بالا -

گلہ ستہ امانت - اسمین انتخاب چیدہ غزلیات  
و محسن کا شاعر نازک خیال تخلص امانت سے ہے جبکہ  
کلام فصیح معروف ہے -

دیوان حیرت - مصنفہ حکیم حافظ عبدالرحمن خان  
تخلص بہ حیرت -

دیوان مناجات ہندی مصنفہ منشی  
کنیا لال رائے بہادر -

قوشہ آخرت - اسم باسمی مصنفہ مولوی سید  
سظرف علی صاحب - اسمین عمدہ و چیدہ قصائد و غزلیات  
مہر و نفیس ہر قوم ہیں -

دیوان سخن و بلوئی جلی و سلم - مصنفہ  
مولوی سید محمد الدین حسین تخلص بہ سخن و بلوئی  
شاعرانہ کلام نہایت فصیح -

ایضاً - حسب مراتب بالا -

گلہ ستہ خیر اللہ خان معروف بہ اشعار  
دلپند مع فرنگ - اسمین اردو و فارسی اشعار تفرق  
مستمر و مختصر و سیدیں دو شعر علی ہودی غزلیں -

محدین نکر تاریخ ہے

لو لکھو و نہ صبر

۱۵ سہ ماہ

۱۸۹۶

The J & K University Library

Acc. No. 32660







THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY  
LIBRARY.

DATE LOANED

Class No. 1919241 Book No. 211 E

Vol. \_\_\_\_\_ Copy \_\_\_\_\_

Accession No. 32440

--	--	--



دیوان غافل۔

غافل

۳۳۴۴.

1591

312

[illegible]

the Jammu & Kashmir  
University Library,  
Srinagar.

1. Overdue charge of one anna per-day will be charged for each volume kept after the due date.
2. Borrowers will be held responsible for any damage done to the book while in their possession.



ALLAMA  
IQBAL LIBRARY  
UNIVERSITY OF KASHMIR  
HELP TO KEEP THIS BOOK  
FRESH AND CLEAN.